بسلسلہ مطبوعات تجلی بکڈپو دہلی
نمبر ۱۰

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

چاندی بنانے کا نسخہ

ایک پُرانی قلمی بیاض سے

حکیم ضیا را

باہتمام
سید منظور احمد جلالی

بار اول
سنہ ۱۹۲۸ء
قیمت ۸/

مطبوعہ تجلی پرنٹنگ پریس دہلی

بسمہٖ تعالیٰ

حامداً و مصلیاً

دیباچہ

ناظرین گرام!

میں کیمیاگر نہیں ہوں۔ کیمیا کے متعلق کسی قسم کی معلومات اپنے دماغ میں نہیں رکھتا۔ ابتدائے عمر سے آج تک میرے دل میں کبھی کیمیا کا شوق پیدا نہیں ہوا کیونکہ میں نے دنیا میں از قسم زر و مال جو کچھ حاصل کیا وہ دست و بازو اور دل و دماغ کی شدید محنت سے حاصل کیا اور یہ بات میرے ذہن نشین ہوگئی ہے کہ محنت اور باقاعدہ محنت ہی دولت اور مالی مقاصد کی کنجی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میرا یہ خیال نہیں کہ دنیا میں کوئی کیمیاگر نہیں ہے۔ یا سونے چاندی کا بننا اور دواؤں کی طاقت سے ادنیٰ دھات کا اعلیٰ دھات بنجانا محال ہے۔

اس کتاب کی اشاعت جن حالات کی بنا پر ہورہی ہے وہ بالاختصار یہ ہیں۔ کہ چند روز ہوئے میرے پاس ایک صاحب تشریف لائے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں حکیم سید ضیاءالحسن صاحب امروہوی کا فرزند ہوں۔ حکیم صاحب مرحوم نہایت قابل اور نامور طبیب تھے ساتھ ہی ان کو کیمیا کا بے حد شوق تھا۔ یہ شوق اس قدر ترقی پذیر ہوا کہ گھر بار چھوڑ کر صحرا صحرا پھرنے لگے اور پردیس میں رہنے لگے۔ انہوں نے ۲۵ سال کا زمانہ اس علم کی تحصیل اور تجربہ میں بسر کیا۔ اور جو نسخے اور جو ترکیبیں اس زمانہ میں ان کو معلوم ہوئیں اور ان کے تجربہ میں آئیں وہ ایک بیاض میں لکھتے گئے

جب حکیم صاحب موصوف کا انتقال ہوا تو یہ بیاض میرے قبضہ میں آئی۔ اب میں نہایت پریشان اور مفلوک الحال ہوں لہٰذا اس سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ پس چاہتا ہوں کہ یہ فروخت ہو جائے۔

میں نے صاحب موصوف سے بیاض لیکر مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ فن کیمیا کے متعلق جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان سے یہ کہیں بہتر ہے کیونکہ دوسری کتابوں میں جو نسخے لکھے گئے ہیں وہ عموماً ایک پہیلی اور ایک چیستاں کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو تراکیب ان میں درج ہیں وہ اول تو سمجھ میں نہیں آتیں اور اگر قیاس سے کام لے کر ان پر عمل کیا جائے تو عملی ثابت نہیں ہوتیں۔ اس بیاض میں یہ بات نہیں بلکہ ہر نسخہ کو پوری وضاحت اور مکمل اوزان کے ساتھ درج کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ لکھنے والا اس فن میں پوری مہارت رکھتا ہے۔ اور اس نے جو کچھ لکھا ہے مشاہدہ اور تجربہ کے بعد لکھا ہے۔

بہرحال کچھ تو ان خوبیوں کی بنا پر اور کچھ ان کی درماندہ حالت سے متاثر ہو کر میں نے ایک معقول رقم ان کی نذر کی اور بیاض مذکور خرید لی۔

اس بیاض کے دو حصے ہیں۔ ایک میں سونا بنانے کے نسخے ہیں اور دوسرے میں چاندی بنانے کے۔ حکیم صاحب نے بہت اعتماد کے ساتھ ہر نسخہ لکھا ہے اور یقین دلایا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ لیکن اس کے متعلق کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نہ میں نے کسی نسخہ کا تجربہ کیا ہے اور نہ میں اتنی واقفیت رکھتا ہوں کہ کسی نسخہ کے متعلق قیاس و رائے قائم کر سکوں۔

سردست میں اس بیاض کا وہ حصہ شائع کرتا ہوں جس میں چاندی بنانے کے نسخے لکھے گئے ہیں۔ اور چاہتا ہوں کہ جو لوگ اس قسم کا شوق رکھتے ہیں یا اس راستے سے دولت کے طلبگار ہیں وہ ان نسخوں کا تجربہ کریں۔ اگر یہ کتاب شائقین کے لئے مفید ثابت ہوئی تو میں دوسرا حصہ بھی شائع کر دوں گا۔

اِس کتاب کی اشاعت سے میرے تین مقصد ہیں۔ پہلا مقصد تو یہ ہے کہ اگر یہ نسخے فی الحقیقت صحیح ہیں تو لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اگر اِن نسخوں کے ذریعہ سے کوئی ایسی دھات بن جائے جو نرم اور میل دینے والی نہ ہو تو اسے زیورات میں استعمال کیا جائے کیونکہ ہمارا بہت سارو پیہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ غربا کا تمام اندوختہ زیورات کی نذر ہو جاتا ہے اور ضرورت کے وقت ان سے روپے کی جگہ آٹھ آنے بھی وصول نہیں ہوتے۔ غریب آدمیوں کے روپے کا اس طرح زیورات میں گھر جانا ان کو بعض اوقات مشکلات میں مبتلا کر دیتا ہے اور یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ وہ اس اندوختہ سے جو زیور کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کسی قسم کی مالی و تجارتی منفعت حاصل نہیں کر سکتے۔ حکیم علی ضیاء احمد

تیسرا مقصد یہ ہے کہ جھوٹے کیمیا گر جو سادہ لوح لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور بعض اوقات "بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند" کی مصداق بنکر ہوشمند لوگ بھی ان کے دام فریب میں آجاتے ہیں۔ ان کے دھوکے سے مخلوق خدا محفوظ رہے اور ہر شخص کے دماغ میں کیمیا کے متعلق اس قدر معلومات موجود رہے کہ وہ آسانی کے ساتھ دغا بازوں کی ابلہ فریبی کو سمجھ لے۔ اس مقصد سے میں بیاض کی عبارت درج کرنے سے پہلے وہ امور بالاختصار لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں جن کے ذریعہ سے عموماً دھوکے دیئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین اچھی طرح ہوشیار ہو جائیں اور دغا بازوں کی دغا دہی سے نقصان نہ اٹھائیں۔

روپے پیسے کے متعلق دغا دہی کی جو صورتیں عموماً اختیار کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں کہ کبھی چاندی سونے کو دوگنا کرنے کا لالچ دیا جاتا ہے کبھی کہا جاتا ہے کہ سونا چاندی بنا دیں گے یا بنانا سکھا دیں گے۔ کبھی دعوے کیا جاتا ہے کہ ہم ایک نوٹ سے دو نوٹ بنا سکتے ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ ہم خزانہ کا سراغ بتا دیں گے یا تمہارے گھر میں خزانہ

نکال دیں گے۔ اپنی باتوں کو مختلف صورتوں سے ظاہر کیا جاتا ہے اور ایسا انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ سادہ لوح مخاطب دغا بازی کی گہری چال سے بالکل بے خبر رہتا ہے۔

لالچ بڑے بڑے دانشمندوں کو بے وقوف بنا دیتا ہے اور حرص و طمع سے نابینا ہو کر وہ ایسی غلطیاں کر گزرتے ہیں جن کی ان سے امید نہیں ہوتی۔ جب آپ کو کوئی شخص طمع دلائے تو اچھی طرح غور کیجئے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس میں ذاتی غرض کس حد تک کام کر رہی ہے اور کس حد تک اس کا بیان واقعیت اور امکان کا پہلو رکھتا ہے۔

کیمیاگری کے دھوکے سے لوٹنے والے ٹھگ اپنے پاس اکثر مندرجہ ذیل ضروری سامان موجود رکھتے ہیں یعنی چڑیا کی انتڑیوں کو خوب پانی میں دھو کر صاف کرتے ہیں جب وہ اچھی طرح صاف ہو جاتی ہیں تو خالص سونے چاندی کے برادہ کو انتڑیوں میں بھر کر ایک صاف بانس پر لپیٹ دیتے ہیں اور سایہ میں خشک کر لیتے ہیں جب وہ خشک ہو جاتا ہے تو اس پر کھو کے سبز پتوں کا عرق گاڑھا گاڑھا لگا دیتے ہیں اس سے اس کی رنگت ہری ہو جاتی ہے پھر آہستہ سے بانس پر سے اتار لیتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ڈبیا میں رکھ لیتے ہیں دیکھنے والے کو خشک بوٹی معلوم ہوتی ہے اسی طرح درخت دیار کے کوئلے لیکر بڑی ہوشیاری سے دو ٹکڑے کرتے ہیں پھر دونوں کو درمیان میں سے کھرچ کر کھوکھلا کر لیتے ہیں اور ایک مقام میں چھوٹا سا سوراخ رکھکر باقی کو شہد سے جوڑ دیتے ہیں اس سوراخ میں سے برادہ خالص چاندی یا سونے کا بھر دیتے ہیں پھر اسے بدستور شہد اور کوئلہ کے برادے سے بند کر دیتے ہیں اسی طرح پانچ چھ کوئلے تیار رکھتے ہیں۔

اکثر کیمیاگر کسی گھاس یا ساگ کی ڈنڈی میں ماشہ یا آدھ ماشہ چاندی کا تار پرو لاتے ہیں اور امیروں سے کہتے ہیں کہ آپ پہلے ہمارا تجربہ کر لیں اور ان سے کسی ظرف میں اتنا ہی پارہ گندھک سہاگہ وغیرہ رکھوا کر اوپر اس کے وہ ساگ یا گھاس جس میں تار چھپا لائے ہیں

رکھکر آگ روشن کردا دیتے ہیں۔ پارا تو اڑ جاتا ہے اور گھاس جل جاتی ہے سہاگے کی لاگ سے وہ تار پگھل کر چاندی کی ٹکیہ بنجاتا ہے چونکہ حقیقت میں وہ چاندی ہوتی ہے۔ بازار میں فروخت ہو جاتی ہے۔ یا سونے چاندی کے بہت چھوٹے چھوٹے ریزے کسی چیز سے رنگ کر راکھ میں ملا لاتے ہیں اور اس کو غائب اکسیر بیان کرکے فریب دیتے ہیں۔

اگر جست اور تانبا ملکر زرد نہ ہو جاتا تو کیمیاگروں کا فریب بہت کم کارگر ہوتا یہ کمبخت کسی تدبیر سے تھوڑا سا جست اور تانبا ملاکر امیروں کو دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کچھ رنگت آگئی ہے مگر ایک آگ کی کسر رہگئی ہے۔ اب کی مرتبہ خالص سونا تیار ہو جائیگا۔

بدمعاش کیمیاگروں کی عموماً بڑے بڑے شہروں میں اور قصبوں کے ایک دو باشندوں سے جان پہچان ضرور ہوتی ہے اور بعض مقامات میں کسی نہ کسی شخص کو موافق مطلب پاکر جان پہچان کر لیتے ہیں اگر سردست نہ ہو سکے تو لالچ دیکر واقف بنا لیتے ہیں اور اگر کسی جگہ کوئی روشناس نہ ہو تو ایک بدمعاش کو جو ہنر خیاطی یا کفش دوزی وغیرہ کا ماہر ہو کچھ مدت پیشتر بھیج دیتے ہیں یہ شخص اپنے فن اور دیگر معاملات میں نہایت راست بازی ظاہر کرتا ہے جب ایمانداری کی خوب شہرت ہو جاتی ہے اور اسامی بھی پکی ہو جاتی ہے تو وہ بقیہ گروہ کو اطلاع دیتا ہے کہ کام تیار ہے آجاؤ۔ پس دو تین بدمعاش فقیرانہ لباس پہنکر جنگل میں آٹھیرتے ہیں۔ درزی اس شخص سے جسے اسامی بنایا ہے شاہ صاحب کی تعریف کرتا ہے اور بعد اصرار اسے فقیر صاحب کے پاس لے جاتا ہے جس پر فقیر درزی کو گالیاں دیتا ہے لیکن درزی معذرت کرتا ہے۔ کچھ دیر بعد فقیر صاحب آنے والے کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کوئی منصوری پیسہ لاؤ۔ اس جگہ یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ایسے بدمعاش اکثر پہلے سے ایک یا دو سونے کے منصوری پیسے جن کا رنگ مٹی کے تیل اور بعدہ راکھ سے تانبہ کا سا ہو جاتا ہے اپنے پاس رکھتے ہیں اور موقع پر نکال کر دیدیتے ہیں کہ لو اتفاقاً جیب میں مل گیا چنانچہ درزی پیسہ نکالکر دیتا ہے فقیر صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھئے وہ چلم پڑی ہے اس میں پیسہ کو رکھ کر

سوکھا تبا کو جا کر آگ رکھ کر لاؤ۔ فقیر صاحب دو یا تین دم لگا کر چلم لالہ صاحب کو واپس دیکر کہتے ہیں کہ لے بابا اس چلم کو اسی طرح اپنے گھر لے جا اور ایک گوشہ میں جا کر چلم کو الٹ دینا۔ تانبے کے پیسے کو تعویذ بنا کر پاس رکھنا اور دیکھنا کیا قدرت حق نظر آتی ہے۔ اور خاک کو کسی ڈبیہ میں رکھ چھوڑنا یہ سل۔ تپ دق۔ نامردی وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ یہ شخص جب گھر آ کر تانبے کی جگہ سونا دیکھتا ہے اور ہر طرح کی جانچ سے مطمئن ہو جاتا ہے تو جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ درزی کی دوبارہ ملاقات کا منتظر رہتا ہے جو دانستہ آسانی سے نہیں ملتا۔ مگر ایک روز وہ شام کو بازار میں اتفاقاً ایک جگہ بیٹھا ہوا مل جاتا ہے۔ فریب خوردہ شخص فقیر صاحب کا حال پوچھتا ہے درزی جواب دیتا ہے کہ بخیریت ہیں۔ لیکن ان کو مہاراجہ الور نے یاد کیا ہے وہاں جائیں گے اس پر یہ شخص مصر ہوتا ہے کہ انہیں ہرگز ہرگز نہ جانے دو۔ ہم ہر طرح کی خدمت گزاری کریں گے۔ درزی اس پیسہ کے متعلق دریافت کرتا ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ ارے بھائی تعویذ کیسا وہ پیسہ تو خالص سونے کا ہو گیا۔ مجھے یقین واثق ہے کہ فقیر صاحب کیمیا گر ہیں۔ بھئی مجھے تو ان سے کیمیا کا نسخہ سکھوا دو سونے کی تو مجھ کو ضرورت نہیں ہے صندوق اشرفیوں سے بھرے ہوتے ہیں لیکن ہم تو نسخہ کے طالب ہیں۔ جب جی چاہا بنا لیا۔ اس پر درزی کہتا ہے کہ مجھے تو اس قدر حوصلہ نہیں ہے۔ آپ خود تشریف لے چلیں۔ اس پر دونوں فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جو ان کو دیکھ کر بہت خفا ہوتے ہیں اور گالیاں سناتے ہیں۔ درزی قدموں پر گر کر اور گڑگڑا کر کہتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا یہ خود ہی حضور کے شائق ہو گئے ہیں۔ اس پر فقیر صاحب اس شخص سے کہتے ہیں کہ فقیر کو کیوں ستاتے ہو۔ وہ خاک اور پیسہ تمہاری عمر بھر کو کافی ہے۔ یہ شخص جواب دیتا ہے کہ یہ عاجز بھی بہت سا سونا رکھتا ہے اس کی ضرورت نہیں صرف مجھ کو شاگرد بنا لیجئے۔ فقیر صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے شاگرد پورے ہیں اگر کوئی جگہ خالی ہوئی تو مل جائیگی۔ لیکن میں اپنے ساتھ کچھ سامان نہیں لایا ہوں۔ یہ شخص دریافت کرتا ہے کہ سامان کیسا جواب ملتا ہے کہ تین روز برابر روزہ رکھا جاتا ہے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا کھایا جاتا ہے

میرا سامان باہر موجود ہے۔ یہ شخص تمام ضروری برتنوں کی فراہمی کا وعدہ کرتا ہے۔ چنانچہ دوسرے روز ظروف نقرہ پہنچ جاتے ہیں اس پر فقیر صاحب خوش ہوکر فرماتے ہیں کہ اب چوتھی شام کو آٹا اور مٹھائی اور پھول ساتھ لانا چنانچہ چوتھے روز یہ شخص مع درزی کے پہنچتا ہے فقیر صاحب کچھ مٹھائی رکھکر باقی بانٹ دیتے ہیں تھوڑی دیر بعد دو تین بدمعاش راجہ کے مصاحبوں کا لباس پہنکر آتے ہیں اور فقیر صاحب کو طلب کرتے ہیں کچھ دیر بعد فقیر صاحب ان مصاحبوں کو چاندی کے برتن دیکر کہتے ہیں کہ ان کی قیمت سے دیگ پکواکر اجمیر شریف میں تقسیم کر دینا ان کے جانے کے بعد فقیر صاحب اپنے شاگرد سے کہتے کہ صرف چاندی بنائی آئے گی۔ کل رات کو ایک سو ایک تولہ سونا لے کر چلے آنا۔ دوسرے دن جب یہ شخص درزی کے ساتھ سونا لیکر آتا ہے تو فقیر صاحب عبادت میں مصروف ہوتے ہیں جب فارغ ہوتے ہیں تو سونے کی پوٹلی ان کے آگے رکھدی جاتی ہے وہ پوٹلی دیکھکر کہتے ہیں کہ اچھا کچھ کوئلے بازار سے منگوا لیجئے۔ یہ شخص سائیس کو کوئلے لانے کے لئے حکم دیتا ہے۔ اب فقیر صاحب اس سے مٹی کی کٹھالی بنواتے ہیں تھوڑی دیر بعد سائیس کوئلے لیکر واپس آجاتا ہے۔ کٹھالی پکائی جاتی ہے اب فقیر صاحب درزی سے بڑے بڑے کوئلے لانے کو کہتے ہیں (یہ وہی چاندی کے برادے والے کوئلے ہوتے ہیں) فریب خوردہ شخص کٹھالی پر کوئلے رکھکر پھونکنا شروع کرتا ہے تھوڑی دیر بعد پارہ ڈالا جاتا ہے۔ پھر فقیر صاحب جھولے میں سے بوٹی کی ڈبیہ نکالکر (یہ وہی خشک شدہ انتڑیاں ہوتی ہیں۔ جن میں برادۂ سیم خالص بھرا ہوتا ہے)، کہتے ہیں کہ دیکھو یہ بوٹی ہے جس کو فقیر ڈالتا ہے۔ یہ کہکر وہ بوٹی کٹھالی میں ڈالدی جاتی ہے پارہ اڑ جاتا ہے برادہ کوئلوں اور انتڑیوں سے نکلکر جمع ہوجاتا ہے تھوڑی دیر بعد سہاگہ ڈالا جاتا ہے۔ کٹھالی کو چمٹے سے پکڑ کر پلٹ دیتے ہیں تو صاف وشفاف ایک چاندی کی ڈلی نظر پڑتی ہے۔ اس پر شاہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ چاندی ہے۔ جا تو کیمیاگر ہوگیا۔ کل شام کو جمنا کے کنارے بوٹی بھی دکھادونگا۔

ایک روز بوقت شام فقیر صاحب اپنے شاگردوں کو لیکر جنگل میں جاتے ہیں۔ اور ایک

چھوٹی سی نوزائیدہ بوٹی دکھا کر فرماتے ہیں کہ اسی سے چاندی بنائی جاتی ہے۔ یہ شخص اسے اکھاڑنا چاہتا ہے لیکن حضرت منع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فقیر نے بڑی دور دراز سے اس بوٹی کو لا کر یہاں لگایا ہے ابھی یہ کار آمد نہیں ہے۔ جب یہ پختہ ہو جائے گی تب اس کو کاٹ لینا پھل بو دیا جاتا ہے۔ پتے اور ڈنڈیاں کیمیا کے کام میں لاتے ہیں اس کا خیال رکھنا۔ جب پختہ ہو جائے تو کام میں لانا۔ شاگرد پھر عرض کرتا ہے کہ غلام کو سونا بنانا بتا دیا جائے اس پر فقیر صاحب فرماتے ہیں کہ سونا بنانے میں سبز سنکھیا پڑتا ہے اور وہ ایک ہزار روپے تولہ آتا ہے دو تولہ کی ضرورت ہوگی۔ یہ شخص منظور کرتا ہے اور دوسرے روز دو ہزار روپے لیکر حاضر ہوتا ہے۔ فقیر صاحب سبز سنکھیا لینے کے لئے خود روانہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ شے کشمیر میں صرف ایک ہی شخص کے پاس موجود ہوتی ہے اور گاڑی میں لباس بدل لیتے ہیں۔ یا کچھ عرصہ بعد سبز سنکھیا لیکر پھر واپس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے خواجہ خضر کی اجازت لینی ہوگی اور اس کے لئے دس روز کھانا چاندی کے برتنوں میں کھانا پڑے گا کیونکہ عمل ان کے بلانے کا کرنا ہوگا اور جس وقت وہ آئیں گے اس وقت کم از کم ایک سو ایک تولہ سونا ان کی نذر کرنا ہوگا۔ اگر شاگرد اس کو منظور کر لیتا ہے تو کچھ عرصہ بعد ٹونے والا عمل کرکے جس کا ذکر آگے آئیگا دریا میں سے ایک آدمی نکال کر دکھا دیتے ہیں اور سونا دریا میں ڈلوا کر کسی بہانہ سے چمپت ہوتے ہیں۔ یا منتر پڑھتے پڑھتے رات کو ایک باریک کپڑے میں لپٹی ہوئی ذرا سی پٹاسیم کی گولی پانی میں ڈال دیتے ہیں جو فوراً بھک سے شعلہ زن ہوتی ہے اور یہ لوگ سجدہ کرتے ہیں اور اس کو لاتاں والی دیوی کہکر دھوکا دیتے ہیں۔

ٹونے والا عمل یہ ہے کہ اکثر ایک بڑا تونبہ جس پہ جوان آدمی بسہولت بیٹھ کر پانی میں تیر سکے ایک مچھلی کی شکل کا ٹین کا خول۔ سن۔ ربڑ۔ وغیرہ لیکر پانی کے کنارے ڈیڑھ گز لمبی لوہے کی میخ گاڑتے ہیں اور اس کے ساتھ سن باندھتے ہیں اور ایک چھوٹی میخ اس بڑی میخ سے آٹھ قدم کے فاصلہ پر گاڑتے ہیں۔ اور دو چھوٹی میخیں عین بالمقابل ان میخوں کے گاڑتے ہیں اور ملس کو

خالی کپڑا لیکر میخوں کے چاروں طرف باندھ دیتے ہیں۔ یہ کپڑا لمبائی میں آٹھ گز اور چوڑائی میں دو گز ہوتا ہے۔ تو بہ پر مچھلی کا خول چڑھا کر بڑی میخ سے باندھ دیتے ہیں۔ اور پھر قلم کے برابر موٹی آٹھ نو گز لمبی نال جو بھوج پتر دگوٹے اور موم روغن سے منڈھی ہوئی اور ایک سرے پر چاندی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ تاکہ پانی میں دیر تک رہ سکے۔ گھاس میں پوشیدہ رکھتے ہیں اور ایک سرا پانی میں لیجاتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے سانس آتا رہے پھر بڑی میخ کو پکڑ کر اور نالی ناک میں لگا کر اور مچھلی کے خول پر سوار ہو کر غوطہ لگاتے ہیں اور ضرورت کے وقت پانی سے نکلکر اسامی کو دھوکا دیتے ہیں کہ یہ حضرت خواجہ خضر ہیں۔

بعض بدمعاش کپڑے رنگ کر شاہ صاحب۔ پرہچاری۔ اداسی یا سادھو بنکر کسی مکان پر چلم تماکو پینے کو مانگتے ہیں۔ چلم پھکر اس میں تین چار ماشہ سونے کی ڈلی رکھکر غائب ہو جاتے ہیں۔ جب وہ لوگ ان سے دوبارہ ملتے ہیں تو پوری حجامت بناتے ہیں۔

بعض بدمعاش کسی جنگل میں فقیر بنکر جا بیٹھتے ہیں اور ان کے گرگے شہر میں مشہور کرتے ہیں کہ بڑے سائیں صاحب آئے ہوئے ہیں لوگ آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی امیران کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو دھونی میں سے راکھ کی چٹکی (جو کہ سونے کی ڈلی ہوتی ہے) دے دیتے ہیں۔ اس طرح کئی مرتبہ کرتے ہیں اور کیمیا سکھانے کے بہانے اس سے بہت سا زیور کسی ہانڈی میں رکھوا کر اسے پڑھنے کے لئے منتر بتاتے ہیں تاکہ کیمیا بنے وہ منتر پڑھتا ہے۔ اتنے میں یہ لوگ ہانڈی بدل کر رکھ دیتے ہیں اور اسی طرح اس کو جنگل میں دبوا دیتے ہیں۔

احاطۂ بمبئی میں ایک ریاست کے اندر تو ایک سنیاسی نے غضب ڈھایا۔ کہ ایک بھولے راجہ سے سارے ہیرے جواہرات اینٹھ لئے۔ مہاراج کو جو اچھے خاصے شائستہ اور تعلیم یافتہ تھے اس نے یہ سبز باغ دکھایا کہ اگر آپ اپنے سارے جواہرات ایک بکس میں بند کرکے کنجی تو دے لیں، اور بکس پر منتر پڑھوائیں تو دیوتا جی بکس میں داخل ہو کر مال کو

تگنا چوگنا کردینگے۔ مہاراج نے بدنصیبی سے منظور کرلیا اور مکار جوگی نے بہت دنوں تک خوب منتر پڑھے اور مذہبی رسمیں ادا کیں۔ نذر انہ کی صورت میں بہت کچھ نقد و جنس اینٹھا اور اسی اثنا میں ایک دن صبح کو غائب ہو گیا۔ بکس کھولکر دیکھا تو خالی تھا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ مصنوعی کنجی سے بکس کھولکر اور سامان نکالکر پاس کے ایک بڑے قصبہ میں وہ پہلے ہی بھیج چکا تھا۔ اور جب اس نے یہ دیکھا کہ اب پیش کش کرتے کرتے مہاراج اکتانے لگے ہیں تو یکایک چمپت ہو گیا۔ تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ جوگی اکیلا نہ تھا بلکہ اس کے بہت سے حالی موالی راجہ کے گرد رہتے تھے اور جوگی کی بزرگی اور نکوئی کا سکہ ہر وقت اس کے دل پر جماتے رہتے تھے تاکہ مہاراج کو جوگی کی کرامات اور معجزوں کا یقین رہے۔

خزانہ کی آرزو اور سونا چاندی بنانے کی ہوس میں بعض احمق بڑا دھوکا کھاتے ہیں اور قیمتی چیزیں ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔ مثلاً کسی عیاش نے یہ میل دیا کہ گھر کا سارا زیور لیکر اور اس پر کچھ دوا ملکر آگ میں تپائیں گے تو دوگنا تگنا ہو جائیگا چنانچہ عمل شروع ہوا اور کوئلے تھوڑے رہگئے۔ احمق اور کوئلے لینے کے لئے بھیجا گیا۔ چالاک سنیاسی موقعہ پاکر زیور سمیت چلتا پھرتا نظر آیا۔ ایسے لوگ پہلے ہی احتیاط کر لیتے ہیں۔ اول بکس یا لوہے کی صندوقچی جس میں زیور رہے طرح طرح کے منتر پڑھکر کیلتے ہیں۔ کبھی سات دن کبھی ننانوے دن کبھی اگلی چاند رات تک کھولنے اور چھونے سے منع کرتے ہیں۔ یہ لوگ زمین میں گڑے ہوئے خزانوں کا پتہ بھی یوں ہی دیتے ہیں۔ مثلاً جوگی جی رستے رماتے ایک گاؤں میں آ نکلے اتفاقاً دوکان پر بیٹھ گئے۔ باتیں کرتے کرتے اچانک بول اٹھے کہ یہاں خزانہ ہے۔ اگر گڑے ہوئے خزانوں کا باتوں باتوں میں خود ہی ذکر آجائے تو بہت ہی اچھا۔ جوگی جی اس شبہ سے بچ گئے کہ خود انہوں نے ذکر چھیڑا تھا۔ انہوں نے بھی اس خیال کو مان لیا کہ اکثر جگہ خزانے گڑے ہوئے ہیں۔ لوگ اس طرح باتیں کرتے جاتے ہیں اور یہ بھی ہاں میں ہاں ملاتے جاتے ہیں۔ اسی میں ایک آدمی بول اٹھتا ہے کہ گاؤں میں فلاں فلاں آدمی کو اس بات کی بڑی

دھن ہے جوگی جی فوراً تاڑ جاتے ہیں اور اگر ممکن ہو تو اس آدمی کا نام معلوم کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ گاؤں پر کیا منحصر ہے ایسے احمق ہر جگہ موجود ہوتے ہیں اس کے بعد بات رفت گذشت ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد جوگی کا آورہ موقعہ پر آتا ہے اور اس احمق کے پاس پہنچتا ہے جسے دبے خزانوں پر عقیدہ ہے اور میل جول بڑھا کر گہرا اثر پیدا کر لیتا ہے اور پھر خزانوں کا ذکر چھیڑتا ہے رفتہ رفتہ جادو کے زور سے دفینوں کے مواقع بتاتا ہے۔ کوئی موقع پہلے سے ناپ کر جانچ لیتا ہے اور اس بھولے آدمی سے کہتا ہے کہ کوئی پاؤ گھنٹہ کے راستہ پر اس مکان سے اور فلاں فلاں سڑک سے سو قدم پر دو آم کے درخت ہیں جن کے بیچ میں ایک چھوٹی سی جھاڑی ہے بس یہیں ساری مایہ ہے۔ ظاہر ہے کہ موقعہ پر ہر چیز بیان کے مطابق ملے گی۔ یہاں تک زمین کھودنے پر ایک پرانا دیگچہ بھی برآمد ہوگا کیونکہ وہاں پہلے ہی رکھدیا گیا ہے اب وہ یہ سبق پڑھاتا ہے کہ دیگچے کو ویسے ہی منہ بند رکھو اور جو کچھ مال و دولت۔ زیور سونا چاندی تمہارے پاس ہے سب اس کے منہ پر رکھکر پھر زمین میں دفن کردو۔ جو آدمی جال میں پھنستا ہے وہ اپنا اور اسباب وغیرہ بھی بیچکر نقدی حاصل کرتا ہے اور سب اسی میں جھونک دیتا ہے۔ غرض اس طرح شام ہوتے ہوتے اس مظلوم کا سارا اگلا پچھلا اندوختہ مٹی میں دبا کر اس امید پر چلے آتے ہیں کہ کل تگنا چوگنا ملے گا۔ مگر بد معاش جوگی صبح ہونے سے پہلے ہی اپنا کام کر جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر سرکاری افسروں کو چاہیئے کہ اول سارے علاقہ میں اعلان کریں تاکہ اور کوئی دھوکے میں نہ آئے۔ لیکن پولیس کی گشتی چٹھیوں سے اعلان کرنا فضول ہوگا۔ بہتر ہے کہ اس واقعہ کا مفصل حال کسی مقامی اخبار میں بھیجکر شائع کیا جائے۔

بعض دیدہ دلیر اور کہنہ مشق اچکے کھلم کھلا کسی گاؤں میں پہنچکر اعلان کیا کرتے ہیں کہ آؤ لوگو! ہم تمہیں بڑی بھاری دولت پیدا کرنے کا سہل راستہ بتاتے ہیں جس سے ایک روپے کے دو ہو جائیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ صرف رات بھر کے لئے ہمیں جتنا روپیہ دو اگلے دن اس سے دوچند لیلو۔

یہ لوگ بڑے چرب زبان اور ستم ظریف ہوتے ہیں اور باتوں میں انگھرہ

بھولے دہقانوں کو تسخیر کر لیتے ہیں۔ اگرچہ شروع میں ان سے بد گتے ہیں۔ یہ لوگ عورتوں کو پھسلا لیتے ہیں۔ مثلاً کسی عورت سے مرد کے پیچھے ایک روپیہ چکنے چپڑے وعدے پر لیا اور اگلے دن دو دے دیئے۔ عورتیں عموماً طامع اور حریص ہوتی ہیں یہ خود بھی ڈوبتی ہیں اور مردوں کو بھی ڈبوتی ہیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ خبر مشہور ہوتی ہے۔ پھر لوگ ان کو روپیہ دوپیہ دینے لگتے ہیں جن کا یہ دو چند واپس کرتے ہیں کچھ دن بعد پچاس روپے کی رقم اس جوئے میں ہار دیتا ہے مگر اس کے بدلہ میں خوب شہرت پیدا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ گاؤں کا بنیا بھی لالچ میں آ جاتا ہے اور دو سو کی اکٹھی رقم اس شخص کے ہاتھ میں دیکر چار سو کا وعدہ لیتا ہے مگر اس آخری کھیل کے بعد صبح نہیں ہونے پاتی کہ یہ شخص روپے سمیت کہیں غائب ہو جاتا ہے۔

اس قسم کے دغاباز لوگ پانچ پانچ دس دس روپے کے تین چار نوٹوں کو ان کی وضع بدل کر سفید کاسنی جیسے رنگ کے سادہ کاغذ کی شکل بنا کر پاس رکھتے ہیں۔ غیر شخص کو وہ کاغذ موٹا معلوم ہوتا ہے جو درحقیقت پانچ یا دس روپے کا نوٹ ہوتا ہے۔ اس کی صورت اس طرح تبدیل کرتے ہیں کہ پوٹاسیئم نائٹریٹ آف سلور۔ وسفیدی بیضہ مرغ چینی کے پیالہ میں ڈالکر خوب پھینٹتے اور حل کرتے ہیں۔ بعد ازاں باریک پر کے قلم سے تھوڑا تھوڑا نوٹ پر حروف کی طرف پھیر دیتے ہیں اس کے لگتے ہی نوٹ کے حروف معدوم ہو جاتے ہیں۔ پھر اس پر بہت باریک جھلی بکرے کے گوشت کی جما دیتے ہیں اس کے جمانے سے رہی سہی نوٹ کی صورت بدل جاتی ہے پھر میدۂ گندم میں رکھکر سکھا لیتے ہیں۔ خشک ہو کر یہ نوٹ باریک کھردرا معلوم ہونے لگتا ہے اسی طرح پانچ چھ بنائے جاتے ہیں اور دو تین سادہ کاغذ بھی بعینہٖ ویسی ہی صورت کے بنا لیتے ہیں۔ اور تھوڑی سی کھانڈ جس میں چرس کا جوہر ملا ہوتا ہے اور ایک پوڑیہ جس میں بھنگ کا جوہر ہوتا ہے ایک صندوقچے میں رکھتے ہیں اور ایک شکنجہ جو اکثر چٹھیاں چھاپنے کے کام آتا ہے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ پھر یہ دغا پیشہ لوگ کسی بڑے شہر میں جا کر کسی ساہوکار کے مکان کے قریب قیام کرتے ہیں اور اپنے آپ کو سوداگر یا کمسریٹ کا بابو وغیرہ مشہور کرتے ہیں۔ یہ پتہ لگاتے ہیں کہ

کون ساہوکار ان کے مطلب کا ہے اور کہاں کہاں اس کی آمد و رفت ہے پھر اس کے ساتھ ملاقات پیدا کرتے ہیں کچھ دن بعد یہ لوگ ساہوکار کی دعوت کرتے ہیں۔ دعوت میں خوب شراب اڑتی ہے۔ ایک شخص جو کہ بابو کے لباس میں ہوتا ہے اٹھکر چلا جاتا ہے۔ دوسرا شخص جو نوکر کے لباس میں ہوتا ہے اپنے آپ کو نشہ میں ظاہر کرکے ساہوکار سے کہتا ہے کہ یہ بابو صاحب نوٹ بنانا جانتے ہیں اگر آپ کو کچھ فائدہ اٹھانا ہے تو سیکھ لیجئے مگر میرا ذکر نہ کیجئے گا۔ کسی اور طریق پر ذکر چھیڑئے۔ لالچ کی وجہ سے ساہوکار بہت خوش ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد بابو صاحب ٹہلکر آجاتے ہیں اور وہ ساہوکار ان سے نوٹ کی بابت ذکر کرتا ہے بابو صاحب اپنے نوکر پر بہت ناراض ہوتے ہیں اور اس کو مارتے پیٹتے بھی ہیں اور کہتے ہیں کہ خیر اگر آپ کو یہ بھید معلوم ہو گیا ہے تو قسم کھائیے کہ میں کسی سے ذکر نہ کرونگا۔ میں نے یہ ترکیب ایک انگریز سے سیکھی تھی ایک شیشی کے مصالحہ سے نوٹوں کا عکس اتار سکتا ہوں۔ ساہوکار یہ سنکر بہت خوشامد کرتا ہے اور نوٹ بنانا سکھانے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ آخرکار بدمعاش بابو اس ہی سے دس روپے کا نوٹ منگواتا ہے اور ایک کتاب پر رکھ دیتا ہے اور اپنے خدمتگار سے صندوقچہ منگواتا ہے اور اس میں سے شکنجہ کو صاف کرکے روبرو رکھ لیتا ہے اور صندوق میں سے کاغذ نکالکر ساہوکار کو دکھاتا ہے۔ بعد ازاں اصلی نوٹ لیکر اس پر تیزاب چاندی کا تھوڑا سا ملکر دونوں نوٹوں کو باہم ملاکر ان پر ایک کاغذ لگا کر شکنجہ میں رکھ دیتا ہے اور شکنجہ اسی ساہوکار کو دیدیتا ہے جو اس کو لیجاکر اپنے یہاں رکھتا ہے دو روز کے بعد اسی بدمعاش بابو کے پاس لاتا ہے۔ بابو شکنجہ کھولتا ہے اور اس میں سے دو نوٹ دس دس روپے کے برآمد ہوتے ہیں۔ بعد ازاں دونوں نوٹ بازار بھیجے جاتے ہیں جن کے فروخت ہونے پر ساہوکار بہت خوش ہوتا ہے۔ اور بابو صاحب سے اور نوٹ بنانیکی التجا کرتا ہے۔ بابو کہتا ہے چونکہ مصالحہ بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے چالیس پچاس ہزار روپیہ کے نوٹ منگوالیں تو بہتر ہے چنانچہ ساہوکار چند ہزار کے نوٹ منگوا کر بابو صاحب کو دیدیتا ہے۔ بابو صاحب پھر اسی طرح نوٹوں کو شکنجہ میں دبا کر واپس

دیدیتے ہیں۔ دو تین روز کے بعد ساہوکار شکنجہ لیکر بابو صاحب کے پاس آتا ہے اور شکنجہ کھولنے کے لئے کہتا ہے بابو صاحب صندوقچہ کھولتے ہیں اور اس میں سے چرس کی کھانڈ بطور تبرک کھلادیتے ہیں جس سے کہ وہ نشہ میں ہوجاتا ہے۔ اسی اثناء شکنجہ میں سے تینوں قطعہ نکال لیتے ہیں اور ساہوکار سے کہتے ہیں کہ مصالحہ کم ہونے کی وجہ سے یہ نوٹ خراب ہوگئے ہیں دو تین روز کے اندر میں مصالحہ لیکر واپس آؤنگا۔ آپ اس شکنجہ کو بحفاظت رکھیں۔ یہ کہکر یہ لوگ وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔ ساہوکار انتظار دیکھکر شکنجہ کھولتا ہے اور سر پیٹتا رہجاتا ہے۔

بہرحال ان حالات وواقعات کو پیش نظر رکھکر امید ہے کہ ناظرین کسی دھوکے میں نہ آئیں گے۔ ان کی آگاہی کے لئے ذیل میں اصلی سونے اور چاندی کی شناخت لکھی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنی یا دوسروں کی بنائی ہوئی اشیا کی جانچ کرسکیں اور نہ خود دھوکا کھائیں اور نہ دوسروں کو دھوکا دیں۔

اصلی سونے کا وزن متناسبہ ۱۹ر۳۵

نقلی سونے کا وزن متناسبہ ۱۸ر۸۸

نوٹ:۔ بارہ حصہ میں ایک حصہ ملاوٹ سرکاری سکہ میں ہوتی ہے۔

اول وزن کریں پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر نائٹرک ایسڈ میں ڈالیں پھر دھوکر اور سکھاکر وزن کریں اگر کم ہو تو جعلی ہے کیونکہ خراب دھات تیزاب میں گل جائیگی۔

کسوٹی پر رگڑنے سے معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ جعلی سونے کا رنگ بدل جاتا ہے اور سونے کے موافق نہیں رہتا۔

اگر جعلی سونا پلاٹینم ملانے سے بنایا ہے تو اس کا رنگ خراب ہوجاتا ہے۔ اگر رنگ خراب ہو تو نائٹرو میوریٹک ایسڈ (شورہ اور نمک کا تیزاب) میں گلائیں اور کوئی مرکب پوٹاس یا امونیا ڈالیں۔ پلاٹینم برنگ زرد منجمد و نشین ہوگا۔

اصلی چاندی کا وزن ۲ ۹ ر ۱۵ ہوتا ہے۔

جعلی چاندی کا وزن ۳۴ ر ۱۰

وزن کریں بعد میں گلا کر پھر وزن کریں اگر کم ہو تو جعلی سمجھنا چاہیئے۔

نائٹرک ایسڈ میں گلائیں اور نمک کو پانی میں حل کرکے اس میں ڈالیں اگر صاف چاندی ہوگی تو سفید دہی کے مانند کلورائیڈ آف سلور تہ نشین ہوگا۔ اگر کچھ ملاوٹ ہوگی تو رنگ سیاہ ہوگا۔

وزن کرکے کاسٹک پوٹاس کا پانی ڈالیں تو برنگ گندم سفوف اوکسائیڈ آف سلور کا تہ نشین ہوتا ہے یا کلورائیڈ آف سلور کو تیز پٹاس کے ساتھ ملا کر جوش دیں تو گہرے سیاہ رنگ کا اوکسائڈ آف سلور تیار ہوتا ہے۔ اس اوکسائڈ کو پرل آئش یعنی بازاری کاربونیٹ آف پٹاس اور سہاگہ کے ساتھ ملا کر آنچ دینے سے خالص چاندی نکل آتی ہے ان ترکیبوں کے بعد جو چاندی بچے اس کا وزن سابق کے وزن سے کم ہو جائے تو ملاوٹ سمجھیں (ایک سو گیارہ حصہ میں نو حصہ ملاوٹ سرکاری سکوں میں ہوتی ہے)۔

اِس سے پہلے کہ آپ کسی نسخہ کی آزمائش کریں چند امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) نسخہ کے اجزا صحیح اور قابل اعتماد ہوں (۲) نسخہ کی جو ترکیب بتائی گئی ہے وہ اچھی طرح سمجھ لیں (۳) بعض دوائیں زہریلی ہوتی ہیں ان کو چھو کر ہاتھ اچھی طرح دھوئیں۔ بعض دواؤں کا دھواں بینائی کیلئے مضر ہوتا ہے انکی احتیاط رکھیں (۴) اڑنے والی اشیا مثلاً گندھک۔ شورہ۔ پارہ۔ وغیرہ آگ پر رکھتے ہوئے اپنی حفاظت سے غافل نہ رہیں (۵) کئی نسخوں کے اجزا بہم پہنچا کر ایک ساتھ آزمائش کریں۔ تاکہ کسی نہ کسی میں کامیابی ہو۔

اکثر لوگ بے قاعدہ کام کرنے یا صحیح دوائیں نہ ملنے سے کامیاب نہیں ہوتے اور ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ میں اہلیت نہ ہو تو خواہ مخواہ لالچ میں آکر اور اس کام کو اختیار کرکے اپنا روپیہ برباد نہ کیجئے ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا انسان کی قبضۂ قدرت سے باہر ہے کیونکہ اوسنے بلا استحقاق انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ فرشتوں کو اوس کا محافظ اور خدمت گار کر دیا۔ اس عنایت کے علاوہ ایک جوہر علم عطا کیا اور اپنی کل مخلوقات یعنی حیوانات نباتات معدنیات پر متصرف کر دیا۔ اور اونکے افعال خواص بتا کر اپنا خلیفہ یعنے نایب قرار دیدیا کہ جو کچھ چاہے اوس میں تصرف کرے اور اپنے کام میں لاوے۔ غرض جس چیز کو دیکھا جاتا ہے حکمت سے پر ہے اور اگر اوسپر حکیمانہ طریقہ سے عمل کیا جائے تو ایک نئی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ قلب ماہیت ناممکن ہے۔ مگر ایک بے جنس میں حکیمانہ عمل کر کے ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دینا علم کیمیا کا کام ہے اور یہ ناممکن نہیں بلکہ قدرتاً اربعہ عناصر کا فعل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس مادہ سے اربعہ عناصر کو پیدا کیا وہ اوسکے علم میں ہے۔ ہمکو اوس کا علم نہیں دیا گیا۔ اور نہ ہمارا قیاس وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ عناصر چار ہیں۔ آب سرد تر۔ باد گرم تر۔ خاک سرد خشک آتش گرم خشک۔ ان سے تین جنس بنائیں۔ حیوانات۔ نباتات۔ معدنیات۔ پس ان سب انواع میں انسانی تصرف ہی ممکن ہے اور جہاں انسان کا تصرف ہے وہ چیز مصنوعی کہی جاتی ہے۔ ورنہ قدرتی اور حقیقی کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اور تمام متبرک علوم اللہ تعالیٰ نے انسان کو وقتاً فوقتاً اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ذریعہ سے عطا فرمائے۔ چنانچہ علم کیمیا جو نہایت شریف علم اور پوشیدہ راز تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت دنیا میں نازل فرمایا اور وہ سینہ بسینہ آئندہ پھیلتا اور جاری ہوتا رہا۔ یعنی اللہ نے صرف چار چیز کی تحقیق سونے کو کی جسکا نام عاقلوں نے روح نفس جسد رطوبت مدبرہ مقرر کیے۔

روح وہ ہے جو آگ کی حرارت سے فرار ہو جائے اور کچھ باقی نہ بچے۔ مثلاً سیماب و نوشادر۔ نفس وہ ہے جو آگ پر کچھ فرار ہو جائے اور کچھ باقی رہے۔ مثلاً گندھک ہرتال منسل وغیرہ۔ جسد وہ ہے جو آگ پر موجود رہے مثلاً سونا چاندی تانبا لوہا وغیرہ۔ رطوبت مدبرہ وہ ہے جس سے یہ ہر سہ اجزا حل ہو کر ایک ذات ہو جاویں اور وہ عرق یا شیرہ یا روغن کسی نباتات کا ہے یا خون یا بیضہ یا روغن بیضہ یا بول یا وغیرہ

یا گوبر یا بیضہ یا آب زہرہ کسی حیوانات کا یا روغن یا عرق کسی شے معدنی کا اور جو کچھ کسی نسخہ میں ان رطوبات سے مستعمل ہوتا ہے اوسکا دوسرا نام حکماء یونان نے خون تیرہ رکھدیا ہے اور جاہل اور نادان ہوس خون تیرہ کسی خاص عرق یا روغن کو قیاس کرتے ہیں اور لوگوں کو دھوکے میں ڈالتے ہیں زیادہ گمان عاملوں کا روغن نوشادر اور روغن موئے انسان پر ہے۔ مگر نہیں دراصل یہ نام حکمائی ایک خاص وجہ سے مقرر کیا ہے اور وہ یہ سبب ہے کہ ادنیٰ دہات یعنی مس لوہا۔ جست۔ سیسہ۔ قلعی کو اعلیٰ دھات یعنے نقرہ یا طلا بنا دینا ایسا مشکل ہے جیسے نر و مادہ کے بغیر انسان یا کوئی حیوان مجسم پیدا کر لیا جائے تو اوسمیں کیا کیا جائیگا۔ یعنی مرد و عورت کے نطفہ کے مزاج کی ادویہ کو عقد کرکے اوسپر وہ دوا قطرہ قطرہ ٹپکائی جائے گی جس کی تاثیر خون حیض کی ہو کیونکہ خون حیض سے نطفہ کا نمو ہوتا ہے۔ پس چونکہ اکسیری اجزا کے عقد و حل میں ایسے ہی تاثیر کی رطوبت استعمال ہوتی ہے اسلئے اوسکا نام خون تیرہ مجازاً بولا گیا اور ہر ایک چیز رطوبت مدبر کے اوس نسخہ کے واسطہ کہ جس میں وہ استعمال کی گئی خون تیرہ کہلائے گی۔

لے ناظرین بآمکین دھوکے بازوں کے فقروں کو یاد کوئی تصور کرکے اپنے خیالات کو سیدھا کر لو اور بیفائدہ خون تیرہ کی تلاش میں اپنی زندگی برباد نہ کرو۔

وہ ضروری امور جن سے ناکامی ہوتی ہے، ارواح اور انفاس کے قایم کرنے کے طریق آتش و حرارت کا اندازہ تہ کا بند کرنا اور اسکی حفاظت اور اون ضروری ارکان کی بناوٹ ہے جن کی سوا اس علم میں کامیابی دشوار و ناممکن ہی نہیں بلکہ امر محال ہے اور اسیوجہ سے سالہاسال ہوس اپنی مراد کو نہیں حاصل کر سکتے مثلاً گر جسم یعنی مس و توتیا کا سفیہ کشتہ کرنا۔ مس کا اخل اور بے سواد بنانا۔ نمک اور شورہ و نوشادر کا قایم اور روغن کرنا اور ایسے تیزاب تیار کرنا جو روح اور نفس اور جسد کو حل و قایم کریں اور اوں کی سیاہی اور نقص دور کرکے قابلیت اکسیر کی پیدا کردیں۔ اور سیماب کو صاف اور مضبوط کرکے مشتہی بنانا۔ غرض یہ مراتب علم اکسیر ہیں۔ اول تیار کرلینا ایک ضروری امر ہے ورنہ اگر عمر نوح بھی ہو تو بیقاعدہ نسخوں پر عمل کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور اسی تمنا میں ایک دن موت آجاتی ہے اور ساری دولت اور عمر برباد ہو جاتی ہے۔ دوسری مہوسوں کو اوسکا نمونہ دیکھکر ایک گونہ ناامیدی اور مایوسی ہوتی ہے۔ مگر زر وسیم کی طمع بار بار اون کو گھیر کر اس

علم کی طرف رجوع کر دیتی ہے اور مہوس اپنی تمام ترقی اور آمدنی کے ذریعہ اسی امید پر بند کر کے مفلس اور تہیدست ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے مقصد کو بھی پورا نہیں کر سکتا۔ مہوس تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو صرف نسخے جمع کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو دوسرے مہوسوں کے ذریعہ سے عمل کرا کر تجربہ کرتے ہیں۔ تیسرے وہ جو خود عمل ناقص کر کے ادویات کو جلاتے پھونکتے رہتے ہیں۔ انہیں سے اکثر وہ ہیں جو ایک دو ورق کے عمل کا نسخہ شروع کرتے ہیں اور تھوڑی دیر کھرل کر کے فوراً دوا کو بند کر کے اور بلا خشک کئے بوتہ کے کلاں آگ میں دوا رکھکر پھونک پھانک کر ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اسیطرح عمر بسر کر دیتے ہیں۔ عامل کامیابی کے قریب وہ ہیں کہ نسخہ معتبر اور راست گو اشخاص سے حاصل کر کے اول اسکے متعلق ضروری امور باضابطہ طے کر لیتے ہیں اور عمدہ اصلی اجزا نسخہ بہم پہنچا کر باقاعدہ وقت مقررہ تک سحق کر کے سفوف یا قرص یا گولیاں بناتے ہیں اور اچھی طرح مضبوط گل حکمت کر کے خشک کرتے ہیں اور باقاعدہ بموجب حکم اوستاد دانا آتش میں رکھتے ہیں اور کامل سرد ہونے کے بعد دوا کو کھول کر پھر جیسا حکم ہوتا ہے کرتے ہیں۔ یہی لوگ معشوق کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔

علم کیمیا اور اوس کی اقسام

کیمیا دو قسم ہے۔ مغربی اور مشرقی۔ ان حکمانے مادہ تکوین فلزات و جواہرات سیماب و گوگرد وہم الفار کو مانا ہے کہ گوگرد سے سرخ رنگ اور سنکھیا سے سفید رنگ ہو سکتا ہے۔ رہا سیماب۔ وہ چمک اور سمٹ پیدا کرتا ہے اور سمٹ کا ہی نام وزن ہے۔ پس معدن میں انھیں اجزاے اعلیٰ وادنیٰ اپنے مکمل و ناقص دھاتیں پیدا ہوتی ہیں۔ سب سے اعلیٰ دھات طلا ہے جس میں سختی و سیاہی اور تخلخل نہیں۔ اوس سے اتر کر نقرہ ہے جس میں صرف سختی اور تخلخل نہیں۔ مگر سیاہی ضرور ہے اور اسی واسطے اسکو تیزاب فاروق کہا جاتا ہے۔ مگر طلا کو تیزاب مذکور سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ باقی سب دھات ناقص اور ناکمل ہیں اور حکما مغرب اور مشرق نے اونھیں اجزاے جو معدن میں سالہاسال تک اپنا اثر کر کے ناقص کو کامل بنا دیتے ہیں عمل کر کے ادنیٰ کو اعلےٰ بنایا ہے۔ مگر چونکہ یہ علم الٰہیہ علوم میں سے ہے لہذا اسکو پوشیدہ اور مرموز رکھا۔ یہ وہ نسخہ ہیں جو سالہاسال کی جانفشانی اور عاملوں کی خدمت اور اطاعت کر کے اور بعد خرچ زر کثیر

حاصل کئے تھے اور ایک عمر تجربات میں صرف کرکے جب نسخوں کو صحیح اور با ترتیب پایا تو درج کتاب ہذا کیا ہے یا کسی معتبر اور خدا پرست برگزیدہ عمر رسیدہ متوکل صاحب خرچ سے عطا ہوئے۔ بلکہ بعض موقع پر اوس نسخہ کا مصنوعی سیم وزر یا دیگر آلات و اسباب متعلق نسخہ بچشم خود دیکھا اور ہر طرح اونکا معمول پایا وہ درج کیا گیا۔ اور جو کسی شخص سے ادھورا اور نا مکمل نسخہ ملا تھا وہ بعض بزرگوں سے حل کرکے پورے اور مکمل کئے گئے پچیس سال کی محنت شاقہ اور صرف کثیر سے یہ علم بہت کچھ حاصل کر لیا تھا مگر در اصل اس کی تکمیل شہر بمبئی میں عرصہ پانچ سال میں ہوئی۔ کیونکہ یہ شہر دنیا کے چوتھے نمبر پر اور ہند میں اول نمبر پر کہلاتا ہے اور روئے زمین کا آدمی ہر فن کا ماہر یہاں موجود ہے۔ اپنے فن کا آدمی کسی نہ کسی طرح اپنے ہم مشرب اور ہم پیشہ سے ملجاتا ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح اپنے علم و فن کی کوئی بات اوس کی ملاقات سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس علم کیمیا کا مجموعہ کسی ایک کتاب میں پایا نہیں جاتا۔ عربی زبان میں بیشک حکماء یونان نے قواعد لکھے ہیں مگر وہ رموز اور قواعد سمجھنے بہت بڑے عالم کا جو اس علم میں مہارت رکھتا ہو کام ہے اور حکماء یونان نے یکجائی سلسلہ نہیں بتلایا۔ بلکہ ایسی صورت میں لکھا ہے کہ اوسکا کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ صرف وہ اور اون کے شاگرد اوسکو سمجھ سکتے ہیں۔ اب ذی علم لوگ اون کتابوں کے قیاسی معنے کرکے مختلف طریق پر عمل کرتے ہیں اور نئی نئی باتیں مشہور ہوگئیں اور جاہل لوگوں نے وہ نسخہ بطور قصہ کہانی کے سنکر آپ کو استاد مشہور کر دیا اور عام دنیا کو دھوکے اور دغا بازی سے لوٹتے پھرتے ہیں اور اس علم کو ایسا بدنام کر دیا کہ گویا اسکا نام لینا یا اسکو کرنا ایک عیب میں داخل ہوگیا۔

اب غرض ہماری یہ ہے کہ سب نسخے یکجائی ملنے مشکل تھے پس ہمنے بہت مشقت اور محنت اور سرگردانی اور جانفشانی سے اوستادوں اور عاملوں سے جزاً جزاً حاصل کرکے سالہا سال میں یہ مجموعہ جمع کیا ہے جسکو اب کیمیا کا دستور العمل یا ایک مکمل کتاب بلکہ آئینہ کیمیا کہنا واجب ہے۔ کیونکہ اسکو اول سے آخر تک غور سے پڑھکر ذی علم آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کتاب کے سوا اب اور کسی کتاب کی ضرورت ہے یا کسی ماہر کی محتاجی یا کسی قسم کی حاجت باقی رہتی ہے۔ اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے ایک نافہم یا کم علم بھی اس بات کا محتاج نہیں کہ کسی اوستاد سے اوسکی تشریح یا اصطلاح پوچھے۔ ہمنے عام فہم لفظوں میں

خوب مشرح عبارت میں ہر ایک امر کو کھول کر لکھدیا ہے۔ تاکہ ہمارے بھائی جو تمام عمر اپنی اس تمنا میں ضایع اور برباد کرچکے ہیں وہ اگر ایک نسخہ بھی محنت اور استقلال سے انجام کو پہنچالیں گے تو اون کی ساری عمر کی محنت کا نتیجہ نکل آئے گا۔

ضروری ہدایات و اصطلاحات

جب تک علم کیمیا یعنی علم اکسیر سے پوری واقفیت نہو تو اسکا عمل کرنا گویا ایک فعل عبث ہے۔ اور مفلسی کے پنجہ میں پھنساتا ہے یعنی بلاتیاری اعمال ماسبق کے ناکامی کی دلیل ہے اور روپے وقت اور دولت کا ضائع کرنا ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ بہت غور اور استقلال سے اجزا نسخہ صاف اور مضبوط یا قایم کرلئے جائیں پھر انکو باہم حسب ضرورت نسخہ شامل کرکے آگ میں داخل کیا جاوے۔ تاکہ کوئی فرار نہو اور جلد اکسیری رنگ حاصل کرکے اپنا کامل فعل کرے اور اگر اسپر بھی کوئی نسخہ کامل صفات طلائی اور نقرئی پیدا نہ کرے تو اسکو حملان کے کام میں لیا جاوے۔ اسواسطے حکماء مغرب اور مشرق نے حملانی اور اکسیری نسخہ خود مقرر کردیئے ہیں مگر میرے نزدیک اگر حملانی نسخوں پر اجزا نسخہ صاف اور قایم کرکے عمل کیا جائے گا تو وہ پھر اکسیری ہوجائیگا۔ اور اگر اکسیری نسخہ پر بجا طریقہ اور جلد عمل کیا گیا تو وہ اول تو بالکل ناقص الفعل ہوگا ورنہ دھات پر اسقدر اثر پڑے گا کہ حملان کے کام نہیں آسکیگا۔ بقدر سمجھنے کے کافی ہے

اقسام اکسیر

١- اکسیر حقیقی جو ناقص دہات کو ایک کامل طلا یا نقرہ بنادے کہ وہ کسیطرح اصلی سے کم نہو۔ اور کوئی چیز اوس کو نہ بگاڑے۔

٢- رنگ پختہ ہو مگر بعض نقص مثل سختی یا سیاہی یا تخلخل کے موجود رہیں اور اون کو اوستادی علمی قاعدہ سے رفع کرسکتا ہے۔

٣- اکسیر غیر حقیقی جو ١٠-٢٠-٥٠ چرخ میں رنگ ہلکا ہوجائے یہ دوا کی خامی کا نقص ہے۔

٤- خام اجزا کا مرکب کرنا یا اون سے رنگ پیدا کرنا جیسے رنگ جست وغیرہ کا اور اسیکو انگریزی خیالات کے آدمی کیمسٹری اور سنہری رنگ کہتے ہیں۔ چنانچہ بعض موقعہ پر طلائی رنگ کی دھات

بنجاتی ہے جس سے انگشتری چھلہ وغیرہ بناکر فروخت کرتے ہیں۔ اور گھڑی کے کیس اور چین وغیرہ بناتے ہیں بعض میں کسیقدر سونا ملاکر انگریزی سونے کے نام سے بیچتے ہیں اور جسقدر سونا ملایا جاتا ہے اوسیقدر زحمت ہوتی ہے۔ چنانچہ گنی کا سونا بھی خالص نہیں ہے۔

نمبر ۶ اور ایک قسم اکسیر غیر متناہی کی ہے جوکسی دھات پر طرح ہو کر اوسکو بھی خاک اکسیر بنا دیتی ہے اور اسیطرح ۱۰-۱۲ دفعہ اکسیر در اکسیر بناتی جاتی ہے اور آخر کار طلا بناتی ہے۔

نوٹ :- اور اکسیر کا بے احتیاطی سے پوڑیہ میں ڈالدینا یا رطوبت کے مقام پر رکھدینا اکسیر کو بیکار اور خراب کردیتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ تجربہ ہوا کہ ایک اکسیر نے فوراً آگ سے نکل کر مس اور نقرہ کو ۹ تولہ کا پختہ طلائی رنگ دیا اور مکمل صفات پیدا کردیں۔ دو تین روز بے احتیاطی سے ایک پوڑیہ میں بلاشیشی ہوا میں پڑی رہی تو پھر کوئی فعل مس یا نقرہ پر نہ کیا۔ اسواسطے مناسب ہے کہ اکسیر کو ایک شیشے کے کاگ والی شیشی میں بند کرکے ہوا سے بچاکر بلکہ منہ پر موم یا لاکھ سے سربمہر کرکے صندوق میں رکھا جاوے اور جو دوا تیار ہو ایک ہی جگہ سب نہ رکھیں کہ اگر کسی حاسد یا سارق کو موقعہ ملجائے تو سب دوا ضائع نہو بلکہ چند حصہ کرکے علیحدہ علیحدہ موقعوں پر صندوق میں بحفاظت رکھی جائے اور کسی شخص کے روبرو وہاں سے نہ نکالیں تاکہ کوئی شخص بھی اوس کے مقام سے خبردار نہو۔ سفر میں بھی جو دوا ہمراہ ہو تو کم سے کم دو حصے کردیئے جاویں۔ ایک تو ہروقت اپنے جسم کے ساتھ رہے اور دوسرا حصہ اسباب میں محفوظ رہے۔

اکسیری زر و سیم کا بموجب شرع موسیٰ علیہ السلام حلال کرنا

چالیسواں حصہ حق فقرا اور مساکین اور یتیم اور بیوہ کو دیا جاوے باقی کو نیک کاموں میں موقعہ بموقعہ صرف کرنا چاہئے اور ہمیشہ نیک اعمالی اور عبادتِ الٰہی اور شکر خدا بجا لانا چاہئے۔ ورنہ وبال کا سامنا ہوگا۔

اکسیر بنانے کے یعنی اوسکو امتزاج دینے کے طریقے حسب ذیل ہیں

نمبر ۱ بذریعہ آگ کے کشتہ یا موم کرنا۔ یعنی تکلیس اور تشمیع۔

الف:۔ کسی ادویہ یا ت کو کسی ظرف میں رکھکر چوپہ خفیف آگ پر دیں۔

ب:۔ کسی ادویعات کو کسی رطوبت یا عرق ایں بطور غرقی یا بھاپی جنتر کے پکا دیں۔ بہتر بھاپی جنتر ہے جو ظرف کا منہ بند کر کے خفیف آگ پر پکا دیں۔

ج:۔ ادویعات کو کسی عرق میں یا روغن یا رطوبت میں کھرل کر کے تشویہ دیں۔

د:۔ مفرد یا مرکب اجزا کو کسی رطوبت میں وقت مقررہ تک کھرل کر کے اور مضبوط بند کر کے آگ دیں یا بھٹر کا نکال کر ایسے ایک چند آگ مقررہ دیں مگر آگ کو اندازہ سے نہ جانے دیں۔ آگ کی کمی زیادتی سے بہتر ہے۔ حکیم علی ضیاء احمد

۲۔ بذریعہ تصعید اجزا نسخہ قایم کرنا۔

الف:۔ تصعید آفتابی۔ نمک ونوشادر وغیرہ کو

ب:۔ کسی ظرف میں بند کر کے جو ہر لیں اور پھر تہ نشین اور جو ہر وزن کر کے اور کمی کو پورا کر کے بدستور تصعید کا عمل کریں کہ سب تہ نشین ہو جائے۔

۳۔ بذریعہ قرعہ وانبیق حل وعقد تیزاب یا روغن بنانا۔

الف:۔ بعض بوٹیاں ایک ہی دفعہ میں اجزا نسخہ کو قایم اور حل کر کے پختہ روغن بذریعہ پتال جنتر یا دم کھچڑی وغیرہ میں یا دھوپ میں نکال دیتے ہیں۔

ب:۔ ورنہ بار بار روغن یا تیزاب برآمدہ کو ہمراہ کو چر کھرل کر کے بدستور کشید کریں کہ حل کامل ہو جائے یعنے کچھ باقی نہ رہے۔

ج:۔ اگر تیزاب یا روغن نمک وغیرہ کا ہو تو اول کو چر کو پیسکر اور بوتہ میں بند کر کے ایک بھری آگ دیں پھر ہمراہ تیزاب برآمدہ حل کر کے مکرر کشید کریں کہ سب نکل آوے۔

۴۔ بذریعہ تدفین حل وعقد یعنی کسی اجزا کو کسی رطوبت سے سحق کر کے اور شیشے یا بوتہ میں بند کر کے زمین میں درمیان لید اسپ یا خر وغیرہ دفن کریں اور یہ عمل اسقدر کریں کہ سب حل ہو جاوے اور پھر آگ پر خشک کر کے بدستور دفن کریں۔ ۷ دفعہ میں یہ حل ہلکا ہوگا۔

۵۔ تعفین یعنے اجزا نسخہ کسی رطوبت یا گوشت وغیرہ میں ملا کر سڑانا کہ کرم پیدا ہو جائیں پھر اوسکو مقطر کرنا یا کسی طرح روغن بنانا۔

نوٹ: تقطیر اور تدفین مرکب عمل کرنے سے جلد کامیابی بلا نقصان ہوتی ہے۔ یعنی اول اجزا نسخہ حل کر کے دفن کریں پھر کشید کریں۔ پھر حرارت پھر خشک کر کے پھر دفن اور کشید کا عمل کریں یہانتک خواہ دفن میں حل کامل ہو جاوے یا کشید میں کچھ باقی نہ بچے ورنہ عمل جاری رکھیں۔ جب تک کو چھ باقی رہے عرق یا روغن کے ہمراہ کھرل کر کے اور آگ پر خشک کر کے دفن کریں۔ بہتر حل وعقد تدفین کا ہے کہ کوئی صورت تکلیس اجزا کی نہیں۔ کشید میں اجزا لطیف جل جاتے ہیں اور اکسیر کمزور ہو جاتی ہے اور تکلیس بلا نقصان حرارت آفتابی اور چونہ کے ہے۔

الف۔ حرارتِ آفتابی کا یہ قاعدہ ہے کہ اجزا نسخہ کسی رطوبت سے سحق کر کے دھوپ میں رکھیں اور پھر سحق کریں اور دھوپ میں رکھیں کہ اکسیر قایم النار تیار ہو جاوے۔

ب:۔ اجزا نسخہ کسی رطوبت سے حل کر کے اور خشک کر کے کسی شیشے یا بوتہ میں بند کر کے کسی ظرف کلاں میں درمیان آہک نا آب رسیدہ باریک شدہ کے دبا کر اور منہ ظرف کا بند کر کے پانی میں رکھیں کہ ظرف کی پینیدی تر رہے مگر چونہ سے نصف ظرف خالی رہے کہ رطوبت سے پھولکر ظرف کو نہ توڑے۔ اور سرد ہونے پر بدستور کھول کر مکرر چونہ جدید میں دفن کر کے حرارت پہنچاویں یہ عمل بمنزلہ حرارت تدفین زمین کے ہے۔ اور بلا نقصان ہے۔

ج:۔ عمل تشمیع عموماً تشویہ یعنے خفیف حرارت یا بھاپی جنتر یا چو یہ یا عمل تدفین سے ہوتا ہے اور سب عمل بلا نقصان ہیں۔ غرض آگ کا اندازہ اس علم میں ایک ضروری امر ہے۔

علم سیماب

سیماب کو اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب روح پیدا کیا ہے کہ معدن میں ناقص دھاتیں اور پتھر اسی کے ذریعہ سے اصلی سونا اور چاندی اور جواہرات بنتی ہیں چمک اور صفائی اور سمٹ وزن پیدا کرنا اسی سیماب کا فعل ہے اور اوس کے فعل مختلف صورتوں میں مختلف ہیں اور تخلخل کو دور کر کے چھوٹا کرنا دھات یا پتھر کا ایک ادنیٰ کام ہے اور اسیکا نام سمٹ ہے اور سمٹ سے وزن معلوم ہوتا ہے کیونکہ جس میں تخلخل ہوتا ہے وہ چیز ہلکی اور سبک معلوم ہوتی ہے اور ناقص دھات کی جب تک سیاہی دور نہو تخلخل دور نہیں ہوتا مگر اسکی عادت ہے کہ یہ دوسری چیز کا رنگ اپنی ذات میں پیدا کر لیتا ہے مثلاً گندھک کے ہمراہ ملنے سے سرخ رنگ اور سم الفار کے ملنے سے سفید رنگ اور روح اسواسطے کہا گیا کہ آگ پر سب فرار ہو جاتا ہے۔ کچھ باقی نہیں رہتا۔ ہمیں فاقی بھی سیاہی سے جو کیمیا عمل کرنے سے دور ہو جاتی ہے اور جب اس کی سیاہی دور ہوتی ہے تب اس میں قیام اور ثبات پیدا ہونا جلد ممکن ہو جاتا ہے۔ اس واسطے حکماء نے دو صورتیں اس کے واسطے مقرر کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اول صاف کیا جائے اور پھر قایم کیا جائے دوسرے بعض بوٹیاں یا عقاقیر اس قسم کی ہیں جو خود صاف کرتے ہیں اور خود قایم کر دیتے ہیں۔ مگر اول صاف کرتے ہیں۔ اور ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ جب تک روح کو قیام نہو گا وہ زندہ نہ رکھے گی۔ بس جسد اور نفس اوسی وقت کام دیں گے جب روح بھی اول کی معاون اور مددگار رہو۔ اور اگر روح نکل گئی یا کمزور ہو کر جسم کو ضعیف کر دیا تو پھر جسم پورا کام نہیں کر سکتا۔ اور یا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس دلیل سے دو صورتیں۔ ایک تو روح کا بالکل فنا ہو جانا اس حالت میں جسد کچھ نہیں کرے گا اور دوسری حالت میں روح کا کچھ موجود رہنا مگر ضعیف حالت میں تو اس موقعہ پر جسد پر نصف عمل یا خام رنگ پیدا کرے گا۔ اس میں اصل کے حملان کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر سیماب پورا اور کامل قائم ہو گیا یا اکسیر کے ہمراہ مضبوطی سے رہا تو طلا یا نقرہ خالص بنانا اسکی ادنیٰ خواص میں سے ہے اور انسان کے جسم کو بہت قلیل مقدار استعمال کرنے سے تا زیست ایسا پاک وصاف اور تندرست بنا دیتا ہے جس سے بعض حکماء مشرق نے

لکھدیا ہے کہ اس کے استعمال سے انسان ہزاروں برس زندہ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ بیماریاں جو جسم انسان کو بگاڑ کر روح رہنے کے قابل نہیں رکھتیں اون کو جڑ سے نکالدیتا ہے۔ اسکا بیان اندازہ سے باہر ہے اس پر جسقدر محنت اور کوشش کی جائے علم اکسیر میں کامیابی ممکن ہوجائے گی۔ اور مس میں چونکہ وہ جسد ہے صرف سیاہی دور کرنے میں کسقدر تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ اور سیماب میں سیاہی بھی ہے۔ اور بوجہ روح ہونے کے اُڑنا بھی اُسکا اصلی کام ہے۔ پس جب تک روح قایم ہو کر جسد نہ بنے اور جسد میں صفائی پیدا ہو کر روح کی کیفیت نہ پیدا ہو اُسوقت تک کوئی فعل اس مرکب سے پیدا نہ ہوگا اور نفس ان دونوں کو وصل کرنے والا ہے کیونکہ وہ خود روح اور جسد سے مرکب ہے۔ سیماب میں خود بھی رنگ اور زہر اور رطوبت موجود ہیں اور انکا بہت طویل بیان ہے جو حکماء مشرق نے عموماً اپنی کتب میں بیان کردیے ہیں۔ اس لئے اون کو فروگذاشت کر کے صرف صفائی اور قیام اور اکسیری عمل مفرد سیماب کے لکھے جاتے ہیں جس سے ہمارے شائق بھائی فائدہ اوٹھائیں۔

نوٹ:۔ یہ بھی بخوبی ذہن نشین ہے کہ سیماب کو اگر کسی دوسری بوٹی یا عقاقیر یا نفس کے ہمراہ آگ پر رکھے جانے کا اتفاق ہو تو قبل اوس دوسرے کے فنا ہو جانے کے خود فنا اور ضائع ہوگا۔ مگر کھلا ہو پکانے سے اکثر کارآمد نہیں ہوتا جس قدر بند ہو کر پکانے سے عمدہ اور کامل ہوتا ہے سیماب معدنی اور مصنوعی ہوتا ہے۔

سیماب بنانے کا طریقہ

سرب ۵۰ تولے کر گداز کریں اور شورہ ۱۰ تولہ نوشادر ۱۰ تولہ کی چٹکی دیکر عرق لیموں میں بجھا دیں یہاں تک ۱۲ دفعہ میں سب سفوف ختم ہو اور عرق لیموں میں بجھا دیتے جاویں۔ اس کے بعد نمک اٹلی کی چٹکی دیں کہ ایک رطل سیسہ مصفا باقی ہے۔ اس کے ٹکڑے کر کے ایک پیٹہ کلاں لیکر ایک ٹکڑا کاٹیں اور اُس کے اندر وہ سیسہ بھر کر اُوسے تراشے ہوئے ٹکڑے سے بند کر کے گلحکمت کریں اور زمین میں گڑھا کھود کر نصف لید اسپ سے پُر کر کے وہ پیٹہ رکھیں اوپر اور لید ڈال کر مٹی سے بند کردیں بعد ۴۰ یوم کے نکالیں اور آہستہ گلحکمت ہٹا کر سیماب نکالیں بہنایت عمدہ مثل اکسیر کے

کام کا سیماب برآمد ہوگا۔ کام میں لاویں۔ مجرب ہے۔

سیماب کا صاف اور مضبوط کرنا اور معتدل بنانا

ایک انگریزی بوٹی مثل پھلی سہجنہ کے ہوتی ہے تو کدار اوسکو شگر عرق نکالیں اور سیماب کھرل کریں یا ترکر کے ایک دن رات رکھیں نہایت مصفا ہوجائے گا۔

دیگر

اون بھیڑ زرد چوب برادہ خشت کہنہ جالا باورچیخانہ لیموں ترش ملاکر سیماب بقدر ضرورت ایک پہر یا زیادہ کھرل کریں مصفا ہوگا۔

سیماب کا معتدل بنانا

۱۔ کچری تلخ کا عرق و عقر قرحا میں ۲، مغز املتاس میں ۳، آبجوش ترپھلہ میں ۱۲، بیخ چیتہ میں ۸، بیخ دھتورہ سیاہ میں یا اوسکے عرق میں ۶، ترکٹا یعنی سیاہ مرچ۔ سونٹھ۔ فلفل دراز میں ۲، کیلی اور گوکھرو کے عرق میں ایک ایک پہر کھرل کرکے پاک وصاف ومعتدل بنادیں یہ سیماب ہرطرح اکسیر بنے کے واسطے مستعد ہوجاتا ہے۔

تصفیہ سیماب کے عام اصول

کل ترشیاں عموماً وشبنم نخود خصوصاً وزہرۂ حیوانات وزہرہائے نباتی نیز بوٹیاں ذیل سیماب کو مشتہی بناتی ہیں مخصوص عمل کرنے سے۔ یعنے بعض چیزوں کا چوبہ دیا جاتا ہے۔ بعض میں کھرل کیا جاتا ہے۔ بعض میں پکایا جاتا ہے۔ آکھ گل سفید۔ آکھ معمولی۔ اکاس بیل۔ برہم ڈنڈی۔ بکن بنڈال۔ بیخ سہجنہ پیپلا مول چنبیلی۔ رائی۔ سرپھوک۔ سورج مکھی۔ شہد بوی۔ کسم کینہ گیسگوار مرہٹی بوٹی۔ سہیلو۔ نچھکنی۔ چھوئی موئی۔ اندرائن۔ تمباکو خشک وتر۔ اروی۔ جل دھنیا ستیاناسی۔ دھتورا۔ بسکھپرا۔ بھنگرا۔ شیولنگی۔ نرملی۔ گوندسرد۔ سرکہ نیشکر وغیرہ اور مغز بیج ساذ نمک وعقاقیر و نوشادر وشورہ و سمندرجھاگ وغیرہ سے۔ نیز انفاس گندھگ دشکمیہ وغیرہ سے صاف اور مشتہی اور قایم کیا ہے اور نہ بوٹیاں استعمال کی ہیں جو عام طور پر بازار میں ہر وقت

اور شہر و جنگل میں عموماً مل سکتی ہیں مثلاً لہسن پیاز لیموں ادرک سرکہ تیب بیر مدار املی بھلانواں جمالگوٹہ کچلہ بچھناک عقرقرحا مرچ سیاہ تمباکو انجیر برگد پیپل شبنم نخود گندم خام سبز بول انسان حیوان خون زہرہ روغن بیضہ زیتون کنجد السی وغیرہ املی بید مغربی اور شرقی حکما دونوں برتتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ آم خام ترش کو کم املی چوک سرکہ شبنم نخود گلگر ونده لیموں لیموں لیموں بجورا نارنگی ترش انار ترش آب وہی ترش وغیرہ۔

نوٹ :۔ ان اشیاء میں سے جسقدر ممکن ہوں اگر لیکر سیماب پر باقاعدہ عمل کیا جاوے تو ضرور کار آمد اور مشتی ہو جاتا ہے مگر یہ عمل زیادہ تر سیماب پر کرنا چاہئے تاکہ بار بار محنت نہ کرنی پڑے اور ایسے سیماب کو کسی نسخہ میں برتا جاوے تو جلد کامیابی ہوگی۔

مفرد سیماب پر خاص بوٹیوں کا خاص عمل اکسیر

سیماب ۳ تولہ ایک کڑچھی میں آگ پر رکھیں جب گرم ہو گوند سرد بقدر نخود ڈالیں سیماب کشتہ ہو گا قلعی تولہ پر بقدر برنج طرح ہو کر نقرہ بنائے گا۔

دیگر

سیماب ایک تولہ عرق بندال میں ایک دو روز کھرل کر کے ایک کھٹالی در میں رکھکر عرق مذکور اوپر ڈالیں اور بند کر کے اوپلہ ۵ مار کی آگ جلا کر بجٹر کا نکالکر ایس وہ بوٹہ گلحکمت شدہ رکھدیں کہ سرد ہونے پر سیماب کشتہ ہو گا اور ایک رتی ایک تولہ قلعی کو نقرہ کرے گا۔

دیگر

سیماب کو اگر مرہٹی بوٹی کے عرق میں کھرل کریں تو مسکہ ہو گا اور رکھنے سے منعقد ہو کر منہ میں رکھنے سے امساک منی کرے گا۔ اور اگر آگ پر چو یہ دیں تو منجمد متحجر ہو گا جو ہمراہ عرق نقرہ باقاعدہ چرخ دینے سے نقرہ ہو گا۔ یا اگر تمبا کو خشک کے درمیان پوست بیضہ میں لید اسپ کی آگ دی جاوے تو کشتہ ہو گا یا کسی دوسری بوٹی میں کشتہ کر لیا جاوے۔ تو بہت کم مقدار میں طلا یا نقرہ بنائے گا۔ مرہٹی بوٹی میں پھلی شل فلفل دراز باریک ہوتی ہے۔

ذائقہ مثل عقر قرحا کے ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر کسی قاعدہ سے صرف بوٹی سے سیماب مسکہ ہو جاوے تو اوسکا حسب ذیل کشتہ ہوگا۔ جس بوٹی کے عرق یا شیرہ سے سیماب مسکہ کیا ہو اوسی کی لگدی اوپر لپیٹ کر غولہ بنا دیں اور ایک سیر نمک سنگ اور پاؤ سیر لہسن الگ تیار رکھیں پھر ایک مناسب ظرف میں نصف نمک بھر کر نصف لہسن بطور بوتہ تیار رکھیں اوس میں وہ مسکہ رکھکر دوسرا لہسن اوپر رکھکر نمک باقی بھریں اور گلحکمت کر کے کوئلہ کی آگ میں دبا دیں کہ چار پہر سرد نہو۔ بعد سرد ہونے کے کھول کر کشتہ نکالیں ایک سیر قلعی گداز کر کے ایک ماشہ یہ کشتہ طرح کریں نقرہ ہوگی۔ اور سرخ اکسیر کی بوٹی سے تو مس یا نقرہ طلا ہوگا۔

دیگر

سیماب کو عرق سیاہ تلسی سے کھرل کریں اور آگ پر گرم کریں پھر عرق مذکور میں کھرل کریں اور گرم کریں کہ عقد ہو جاوے کام میں لاویں۔

دیگر

۲-۴ تولہ سیماب مصفے ایکپوست سخت ناریل کے نصف حصہ چکنی میں موصلی یخ کریل سے ہمراہ برگ ارنی کھرل کریں بہت جلد عقد ہوگا

دیگر

سیماب کو عرق دودھی بیلدار اور عرق سیال آنولہ میں اسقدر کھرل کریں کہ مسکہ ہو جائے پھر با دنجان صحرائی میں پیندی کی طرف شگاف دیکر رکھیں۔ پھر ایک موافق ظرف گلی میں بند گلحکمت کر کے گجپٹ کی آگ دیں کہ شب بھر ہے سرد کر کے کشتہ سیماب نکالیں۔ ایک رتی ایک تولہ نقرہ یا ایک تولہ مس پر طرح ہو کر طلا کرے گا۔ اور سیماب پر طرح ہو کر نقرہ بنائے گا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اول سیماب پر طرح کر کے نقرہ بنا دیں۔ پھر نقرہ پر طرح کر کے طلا بنا دیں۔

دیگر

نرمی اور پیلو کے ہموزن عرق میں سیماب ۲۵ تولہ وسنکھیہ سفید چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ملا کر نصف گھنٹہ کھرل کریں۔ جب بستہ ہو جائے ڈبی نقرہ میں بند کر کے ایک سیر اوپلہ کی آگ دیں بعدہ سیماب نکال کر چرخ دیں نقرہ ہو گی۔

دیگر

سیماب ۵ تولہ کو عرق گل سرس ۲۰ تولہ و عرق بنگلہ پان ۵ تولہ ملا کر سحق کریں کہ سیماب غلیظ ہو جائے۔ پھر حکنی مٹی کوردی میں کوٹ کر ایک بوتہ معہ سرپوش بنا دیں اُس میں سیماب مذکور بند کر کے مضبوط گلحکمت کر کے خشک کریں اور ادپلہ کی، امار آگ دیں کشتہ ہوگا۔

نوٹ :- سیماب کے واسطے مینڈھا سنگی۔ ناگر موتھا۔ کنگھی بوٹی بھی بہت عمدہ اور زوردار ہیں۔ اگر ان بوٹیوں سے باقاعدہ کشتہ نقرہ تیار کیا جاوے تو سیماب کو بہت جلد عقد کر دے گا۔ مینڈھا سینگی میں نقرہ کشتہ کر کے جو عقد سیماب کیا جاوے وہ بلا عمل نشست کے نقرہ کے ہمراہ باقی عدہ چرخ دینے سے نقرہ ہو سکتا ہے۔ قاعدہ اُسکا یہ ہے کہ یہ جوہر ایک سیماب نشست شدہ پر کارآمد ہے۔ یعنی اگر ۱۰-۲۰ تولہ سیماب منعقد کو نشست دے لیا ہو تو اول تولہ یا ۱۰ ماشہ نقرہ خالص بوتہ میں گلا کر اسیقدر سیماب نشست شدہ ڈالیں۔ جب وہ بھی چرخ کیا جاوے تو جس قدر کٹھالی میں موجود ہے اُسی قدر اور سیماب نشست شدہ ڈالیں اور ڈبل کرتے ہوئے سب ختم کریں۔ علاوہ نرمی کے سیماب فرار بھی نہ ہوگا۔ اور وہ عیب جو سیمابی نقرہ میں سختی کا ہوتا ہے دور ہو جاوے گا۔ اور یہی قاعدہ سیماب طلا کا ہے۔ واقف کار کو اشارہ کافی ہے۔ یہ بھی ایک رمز تھی جو ظاہر کر دی گئی۔ ورنہ عام لوگ اس سے بےخبر ہیں۔

کشتہ جاتِ نقرہ جاذبِ سیماب

پھلی دار تھوہر کا عرق لیکر اس میں تیز نقرہ کو ۱۲ یا زیادہ بجھا دیں اور تھوہر مذکور کی لگدی میں گلحکمت کر کے ایک سیر کوئلہ کی آگ دیں بعد سرد ہونے کے نکال کر رکھیں کہ ایک شب پڑا رہیں

پڑا ہے پھر سیماب صاف شدہ ۱۰ تولہ کو بذریعہ عرق لیموں عقد کریں اور کوئی نشست دیں یا اسے تھوہڑ کے عرق میں منعقد سیماب ظرف آہنی میں کوئلہ کی آگ پر اسقدر پکاویں کہ فی تولہ سیماب کے حساب سے ۱ تولہ عرق مذکور صرف ہو۔ پھر تھوہڑ مذکور کی ۳۰ تولہ لگدی میں رکھکر آگ اوپلہ ۲ مار کی دیں کہ سیماب نشست کیا جائے۔ پھر باقاعدہ ہمراہ نقرہ چرخ دیں نقرہ ہوگی۔

دیگر کشتہ نقرہ جاذب سیماب

مغز حب لملوک ۱۴ تولہ۔ بابچی ۱۴ تولہ۔ تمر ہندی ۱۴ تولہ۔ سب کو باریک کوٹ کر پتر نقرہ ۲ تولہ درمیان میں رکھکر گلحکمت کرکے اوپلہ ۱۰ مار کی آگ دیں۔ بیشک کشتہ ہوگا۔ جسقدر سیماب عقد ہو نشست دیں۔

دیگر کشتہ نقرہ جاذب سیماب نشست

بنگ خشک ۸ تولہ۔ حبہ سفید ۲ تولہ۔ عقر قرحا ۲ تولہ۔ ہر سہ کو باریک کرکے شیر مدار میں کھرل کرکے لگدی بنا دیں اوس کے درمیان خالص چاندی کا پتر رکھکر گلحکمت کرکے پاچک ۵ مار کی آگ دیں بیشک کشتہ ہوگا۔ سیماب مصفا ۱ تولہ منعقد کرکے رکھیں اور جند سیاہ ۲ تولہ نوشادر ۲۰ تولہ۔ رائی ۲۰ تولہ ان سب کو اسقدر کوٹیں کہ موم سا بنجاوے دو پیالہ مناسب بناویں اور ایک پیالہ میں روغن ارنڈی دروغن تخم حنظل یعنی اندرائن ڈال کردہ عقد سیماب رکھیں اور دوسرا پیالہ اوندھا کر بذریعہ پانی کے لب بند کر دیں اور دو مناسب پیالہ گلی میں بھر بوتہ اوپر رکھکر گلحکمت کر دیں بعد خشک ہونے کے پاچک صحرائی کی آگ دیں۔ سرد کرکے کھولیں۔ سیماب پورا اور پورا وزن برآمد ہوگا۔ ہمراہ نقرہ باقاعدہ چرخ دیں۔

کشتہ نقرہ جاذب سیماب

پتر نقرہ ۲ تولہ کو ۲۱ بجھاؤ عرق ادرک میں دیکر درمیان لگدی گل چین ۱۰ تولہ۔ برگ کیتلی ۱۰ تولہ۔ حنا سبز ۱۰ تولہ میں رکھکر کپڑ مٹی کرکے ۲۰ مار اُپلوں میں آگ دیں بیشک کشتہ ہوگا۔

دیگر

خالص نقرہ کا قرص بنا کر ناگرموتھا کی جڑ کا لیکر ۴۰ بجھاؤ دیں اور اوسی کی لگدی میں رکھکر گلحکمت کرکے ۵۔۶ بار اوپلہ کی آگ دیں یہ کشتہ ۲۵ تولہ سیماب کو عقد کرے گا۔ نشست دیں۔

دیگر

پتر نقرہ خاک درخت خشک کنجد میں رکھکر ۲۴ پہر تک آگ جلادیں کشتہ بیٹھک خوراکی ہوگا نیز اس خاک میں ہر ایک دھات اور اپدھات کا قایم کشتہ ہوجاتا ہے۔

کشتہ نقرہ جاذب سیماب خوراکی

پتر نقرہ ۲ تولہ باریک لیکر شیر مدار (۴ تولہ) میں اسقدر بھنگ خشک کا سفوف ڈالیں کہ گاڑھا ہوجائے بالکل جذب ہنو۔ اوسمیں ۵۰ بجھاؤ یا زیادہ پتر مذکور کو دیں کہ پتر دانہ دار ہوجاوے۔ اوس کو سفوف پوست (۴۰ تولہ) خشک املی میں دو ظرف گلی میں رکھکر گلحکمت کرکے گجپٹ کی آگ اُپلہ کی دیں۔ اگر بیٹھک برآمد ہو تو سیماب (۲ تولہ) کے ہمراہ عرق لیموں سے کھرل کرکے عقد کریں۔ ورنہ مریض جریان کو بحالت کشتہ کامل ہوجانے کے مسکہ میں نصف رتی یا ایک رتی ایک ہفتہ کھلائیں بجید نفع ہوگا۔ مجرب ہے۔

نسخہ مہرہ نقرہ جاذب سیماب

۳ پتر نقرہ کے گندھک کی چنگی دیکر ورق اتاریں کہ سب ریزہ ریزہ ہوجاویں پھر ایک ایک تولہ گداز کرکے ۳ مہرہ تیار کریں اور گندھک کی بو دیکر ۲۴ تولہ سیماب ایک بوتل میں ڈال کر ہر سہ مہرہ مذکور اُسمیں ڈالدیں اور کشادہ دہن بوتل ریت میں رکھکر ۲۴ گھنٹہ آگ جلادیں۔ سیماب مضبوط بستہ ہوگا نشست دیکر باقاعدہ نقرہ بنادیں اور مہرہ اٹھا کر رکھیں کہ ہمیشہ کار آمد ہونگے۔

کشتہ یا عقد سیماب

عرق برگ پیلو و عرق لاجونتی بموزن ملاکر ۵ تولہ سیماب کو کھرل کریں اور ظرف آہنی میں اسقدر پکادیں کہ مسکہ ہوجاوے۔ پھر ہردو بوٹی کی لگدی میں بند کرکے اوپلہ (۲ بار) کی آگ دیں سخت ہوجائیگا۔ کام میں لاویں۔ یا کشتہ ہوگا مس اور نقرہ بطرح ہوگا۔

کشتۂ نقرہ جاذب سیماب

اندراین کے پھل میں پتر نقرہ ۱ تولہ رکھکر گلکت کرکے اوپلہ کی آگ دیں سپیک کشتہ ہو تو بہتر ہے ورنہ بدستور عمل کریں۔ سیماب ۲ تولہ کو لبستہ کریگا۔

کشتۂ سیماب

۵ تولہ سیماب کو ۱۰ تولہ عرق جل دھنیا میں کھرل کرکے عقد کریں پھر عرق ۱ تولہ مذکور میں ٹکا دیں اور لگدی بوٹی مذکور میں رکھکر امارآگ دیں کشتہ ہوگا اس طرح کریں اور قلعی پر بھی۔

ادویۂ نشستِ سیماب

کشتۂ نقرہ جو سپیک ہو کارآمد ہے۔ کشتۂ ابرک و کشتۂ سرب خاص طریقے سے بنایا ہوا کارآمد ہے۔ جس بوٹی سے نقرہ کشتہ کی ہو اوس کے عرق سے سیماب اوس کے ہمراہ عقد کرکے اوسی بوٹی کی لگدی میں رکھکر ایک دو سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ یہ سیماب یا تو نشست کہلایا جائے گا یا خود بھی کشتہ ہوکر جاذب آب قلعی اور مس کو نقرہ کرے گا۔

دیگر

کاکڑا سنگی ۵ تولہ۔ تمباکو ۵ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ ۵ تولہ۔ مونگ پھلی ۵ تولہ۔ آنبہ ہلدی ۵ تولہ۔ شہد یا قند سیاہ ۱۰ تولہ کو کوٹ کر عقد سیماب ۱۰ تولہ یا زیادہ اوس کے درمیان رکھکر آگ دیں کہ لگدی میں آگ لگ جاوے۔

دیگر

آنبہ ہلدی ۳ تولہ۔ سہاگہ ایک تولہ۔ سپند دو تولہ۔ ایک تولہ سیماب کے واسطے دو سیر آگ دیں۔

دیگر

کنگھی بوٹی ۱۰ تولہ۔ انبہ ہلدی ۵ تولہ۔ کاکڑا سینگی ۵ تولہ۔ مغز تخم آنب ۵ تولہ۔ مغز تخم جامن ۵ تولہ۔ قند سیاہ ۲۰ تولہ۔ ۱۰ تولہ عقد سیماب کو اوس میں نشست دیں اور بقدر ضرورت کام میں لاویں۔

دیگر

مغز تخم املی ۵ تولہ۔ مغز تخم انب ۵ تولہ۔ مغز تخم جامن ۵ تولہ۔ مغز کا جو ۵ تولہ۔ مونگ پھلی ۵ تولہ۔ بھنگ ۵ تولہ۔ آنبہ ہلدی ۱ تولہ۔ سہاگہ ۵ تولہ۔ قند سیاہ ۲۰ تولہ۔

دیگر

مغز کاجو پھل۔ پوست انار ترش۔ کنگھی بوٹی۔ ہلیلہ سیاہ۔ سہاگہ۔ آنبہ ہلدی۔ کاکڑا سینگی۔ مونگ پھلی۔ تمباکو۔ مغز تخم انب۔ مغز جامن۔ پوست خشخاش۔ مغز تخم املی۔ بھنگ۔ قند سیاہ بقدر ضرورت لیں اور کوٹ کر عقد سیماب رکھکر گلحکمت کرکے آگ دیں۔

ادویہ درجہ اول مفرد نشست سیماب (جو مناسب اور دستیاب ہو لیں)

انبہ ہلدی۔ کچلہ۔ لونگ۔ کٹ۔ چرائتہ۔ کباب چینی۔ کاکڑا سینگی۔ پھٹکڑی۔ اجواین تیج۔ دروج عقربی۔ رائی کنگنی۔ باموں۔ کالا دانہ۔ کلونجی۔ پکھان بید۔ نربسی۔ لہسن۔ سہاگہ۔ تماکو۔ تربد۔ بہمن سرخ۔ پیاز۔ تخم گندنا۔ بہدانہ۔ تخم بھنگ۔ تخم سداب۔ تخم دھتورہ سیاہ۔ اونٹ کٹارہ۔ اسارون۔ کریلا۔ ماذریون۔ پیاز دشتی۔

ادویہ درجہ دوم نشست سیماب مفرد

شہد۔ کچلہ۔ زیرہ۔ کندر۔ مالکنگنی۔ دونا مروا۔ گوگل۔ موصلی سیاہ۔ سلارس۔ پودینہ۔ ریوند چینی۔ دوقو۔ کائے پھل۔ فلفل دراز۔ خولنجان۔ مکتی۔ میں پھل۔ چولائی۔ جائے پھل۔ چاکسو۔ تالمکھانہ۔ درخت پیپل۔ بھنگرہ۔ بہمن سفید۔ جوتری۔ اجمود۔ تخم کشوث۔ رام تلسی۔ تخم مولی۔ تخم شبت۔ حرمل۔ کچرملا۔ بیخ تخم پیاز۔ تخم ترنج۔ بابڑنگ۔ برنجاسف۔ پیلا مول۔ نکہ۔ اسطوخودوس۔ جس قدر مناسب یا دستیاب ہوں۔

نوٹ:۔ بعض نشست نسخہ جات کے ہمراہ درج ہوں گی۔ قایم شورہ بہت عمدہ نشست جو اول سنگ کرکے کشتہ قشر ابیض سے کھولا جاتا ہے۔

اور شورہ سنگ براد ہ دندان فیل یا اجواین دیسی میں دبا کر آگ پر رکھنے سے ہو جاتا ہے۔

یا کسی دوسرے قاعدہ سے کیا جاوے۔

کشتہ نقرہ جاذب سیماب جس کو نشست کی ضرورت نہیں

پتر نقرہ ۲ تولہ لیکر شیر مینڈھا سنگی یعنے دودھی بیلدار کا جس میں دو دو پھل مثل مینڈھی کے سینگ کے برابر برابر ہوتے ہیں اور توڑنے سے روئی سی نکلتی ہے۔ اسقدر لگادیں کہ پتر چھپ جائے پھر ایک رطل اوس کی لگدی میں گلحکمت کرکے ایک من پختہ اوپلہ کی آگ دیں بہت عمدہ کشتہ بیبک ہوگا جو سات خوراک قوت باہ کو کافی ہے اور جو سیماب اس کے ہمراہ عقد ہوگا وہ بلا نشست ہمراہ نقرہ باقاعدہ چرخ ہوسکتا ہے۔

نشست کامل اور سہل الحصول عقد سیماب جو بوٹی سے ہو۔

بوٹی سے جو سیماب عقد ہوا ہو اوسکو دو چند یا کچھ زائد سیاہ گندھک کوفتہ کے درمیان دو سکوروں میں اسطرح رکھیں کہ جگہ خالی نہ رہے اور گلحکمت کرکے اتنی آگ دیں کہ صرف گندھک جلجائیں یعنے ایک سیر اوپلہ کی آگ کافی ہے ۱۰ تولہ گندھک کے واسطے۔

مفرد سم الفار قایم کرنے اور کشتہ کرنیکے طریق

سم الفار ۳ تولہ کی ڈلی خفیف آگ پر روغن سرشف میں پکادیں جب نرم ہو کہ سوزن داخل ہوسکے تو نکال کر عرق پھٹکڑی ۲۰ تولہ میں شورہ ایک تولہ ملا کر خفیف آگ پر سنکھیا پکادیں۔ کہ عرق ختم ہو۔ مومیا ہوجائے گا۔ ایک تولہ مس کو ایک رتی مومیا نقرہ خالص کریگا۔

دیگر

سم الفار سفید کی ڈلی ایک تولہ لیکر اول پھٹکڑی ۵ تولہ کی لگدی چڑھادیں اور مضبوط گلحکمت کرکے خشک کریں۔ پہاڑی کی گرم راکھ کے درمیان ایک ہانڈی کلاں میں رکھیں جب سرد ہو نکالیں۔ سنکھیا مومیا شگفتہ ہوگا۔ مومیا مس پر اور کشتہ قلعی پر طرح کریں نقرہ ہوگی۔

دیگر

خاکستر جرحل خشک ۲۰ تولہ۔ خاکستر چرچٹہ ۲۰ تولہ۔ ہر دو کو پانی امار میں بھگو کر دیں

تین دفعہ لکڑی سے ہلاویں بعد تین یوم آب مقطر لیں اور سنکھیا سفید کو ظرفِ آہنی میں خفیف آگ پر چوبیہ دیں خاکی رنگ مومیا ہوگا۔ کام میں لاویں۔

دیگر

ایک موٹی لکڑی پلاس یعنے ڈھاک کی لیکر سوراخ کریں اور سم الفار ۲ تولہ سفید اوس میں رکھکر ڈاٹ لگا کر گلحکمت کرکے آگ گجپٹ کی دیں سرد کرکے کھولیں۔ سم الفار کشتہ ہوجائے گا مس پر طرح کریں قوتِ باہ کو اکسیر ہے

دیگر ×

چرچٹہ جلا کر راکھ ۲ تولہ لیں اور چرچٹہ کے عرق یا پانی سے خمیر کرکے اوس کے درمیان ڈلی سم الفار رکھکر گولا بنا دیں اور ایک سیر پختہ لگدی چرچٹہ سبز میں رکھکر کپڑ وٹی کریں اور ایک ہنڈی دہن کشادہ میں رکھکر منہ بند کرکے اوپلہ صحرائی کی آگ گجپٹ کی دیں۔ بعد سرد ہونے کے کشتہ نکالیں مس اور قلعی پر طرح کریں۔

دیگر

سم الفار سفید دو تولہ کو شیر پھلی دار تھوہر میں حل کرکے قرص بنا دیں اور شیر تھوہر ۲ تولہ میں بند کرکے خفیف آگ پر پکا دیں۔ مس پر طرح کریں نقرہ ہوگی۔

دیگر

کیتلی کے پھل پختہ لیکر چاقو سے شگاف دیکر سم الفار سفید کے ٹکڑہ بقدر نخود ہر ایک پھل میں رکھیں اور چونہ سنگی ۲ ماشہ آب رسیدہ ایک مٹی کی گگری میں جس میں پانی استعمال ہوا ہو ڈالیں۔ پھر وہ پھل کیتلی جس میں سنکھیا بند ہے رکھیں اور پھر چونہ سنگی ۲ ماشہ اوپر ڈال کر پھل چھپا دیں کہ نصف مٹکی خالی رہے۔ پھر بند کرکے لبوں پر گلحکمت کریں اور کسی ظرف میں رکھکر تھوڑا پانی نیچے ڈالیں۔ اس طرح چونے کی حرارت سنکھیا کو پھلوں میں کشتہ کرے گی قلعی اور مس پر طرح کریں۔ نقرہ خالص بنائے گا۔

دیگر

سم الفار سفید تولہ۔ تین یوم عرق برگ ارنڈ میں بھگو دیں۔ بعد خبردار ہیں کہ غرق رہے اور خشک ہو جاوے۔ پھر کسی ظرف گلی میں رکھکر سرپوش سے بند کر کے بلا گلحکمت کے آگ پر رکھیں اور سرپوش سے بند کر کے بلا گلحکمت اوپلے کے آگ پر رکھیں۔ جب خوب گرم ہو تو نمک چرچٹہ تھوڑا تھوڑا اوپر ڈالیں کشتہ ہو جائیگا۔ ۲۴ تولہ مس گداز کر کے سب کشتہ ڈالیں یا قلعی پر طرح کریں نقرہ ہوگی۔

دیگر

مینڈھاسنگی کے پھل۔ پتے کونکر عرق نکالیں۔ سم الفار سفید مٹی کے پیالے میں رکھکر خفیف آگ پر چویہ دیں کہ شگفتہ ہو جائے۔ بعدہٗ پتیل گلا کر ۳۔۴ دفعہ مرچ سبز کے عرق میں بجھا دیں اور فی تولہ پتیل ایک رتی کشتہ طرح کریں نقرہ خالص ہوگا۔

روغن سم الفار

سم الفار سفید ۲ تولہ کو ہمراہ جوش دی ہوئی زردی بیضہ مرغ ۴ عدد و صبر ۴ رتی کھرل کر کے گولیاں بنا کر خشک کریں اور پتال جنتر سے روغن نکالیں یہ مس کو نقرہ کرے گا۔

کشتہ سم الفار

سم الفار ۲۰ تولہ کو ایک ہانڈی گلی میں عرق گھیگوار میں چراغ کی بتی پر پکا دیں۔ پھر ادرک کی لگدی میں رکھکر گلحکمت کر کے آگ دیں کشتہ ہوگا۔

دیگر

ڈلی سم الفار ۲ تولہ کو اپنے پیشاب میں شب بھر تر رکھیں۔ دوسرے روز وارسن سوڈہ ۲ تولہ لیکر قدرے روغن بجلانواں سے کھرل کر کے لگدی تیار کریں اور سنکھیہ اوس میں ملفوف کر کے گولا بنا دیں پھر برگ سبز تمر ہندی ۲۰ تولہ کی لگدی میں ملفوف کریں پھر جامن ۱۰ تولہ اور پیپل کی چھال سبز ۱۰ تولہ کی لگدی بنا کر اوس میں رکھیں اور کپڑا لپیٹ کر گلحکمت کریں اور ۳ مار اوپلہ کی آگ بنا کر رکھیں۔
سرد ہونے پر کھولیں اور کشتہ سنکھیہ مس پر طرح کریں۔

دیگر

خاکستر چوب کنجد یا پیپل یا چرچٹہ میں سم الفار کی ڈلی رکھکر آگ پر رکھیں اور پھر چار پہر سرد کرکے نکالیں تو کشتہ برآمد ہوگا۔ راکھ زیادہ ہو تو بہتر ہے۔

دیگر

ایک تولہ سم الفار کو شیر تھوہر پھلی دار میں تین یوم تر کریں اور ہر روز شیر جدید ڈالیں بعدہ سم کو چیر تسیر وہ سنکھیا لگدی دوب گھاس میں رکھکر کپڑ روٹی کرکے چولھے کے نیچے دفن کریں اور ایک دفعہ کھانا پکا کر سرد کرکے کھولیں مس یا نقرہ پر طرح کریں مجرب ہے۔

دیگر

۲ تولہ سم الفار لیکر تار میں باندھکر ۲ رطل تیل سرسوں میں استقدر پکا دیں کہ موم ہو جاوے پھر نقرہ ایک تولہ و مس ایک تولہ ملا کر گلا دیں اور ایک دو رتی یہ موم طرح کریں کام دے تو بہتر ہے ورنہ عرق نچھکنی نصف بوتل میں ایک تولہ حل کرکے چو یہ دیں۔ موم ہو جائے گا۔ اور پورا کام دے گا۔

ضروری نسخہ جو نکھیہ کے دودے سے بینائی کو نقصان پہنچا ہو درست کرے

پتہ گدھ جس کی گردن سرخ ہو لیکر اس میں چند سیاہ مرچ ڈالیں خشک ہونے پر پیس اور آنکھ میں ایک دو بار سلائی سے بطور سرمہ لگائیں۔ نقص رفع ہوگا۔

مرکب نسخہ

واضح ہو کہ سب سے عمدہ نقرہ آہن سے تیار ہوتی ہے پھر سیاب سے پھر قلعی سے اور مس بھی نقرہ ہو جاتا ہے۔

اکسیر قمری آہنی

ہڑتال ورقی باریک کرکے موم کے ہمراہ کھرل کرکے ایک سفید بوتل میں بھر کر درمیان ریگ کشادہ دہن آگ پر رکھیں جب تک زرد دھواں نکلے منہ کھلا ہے۔ جب رنگ دود کا تبدیل ہو کسی ذات گلی یا شیشے سے منہ بند کرکے گلحکمت کردیں چار پہر آگ کرکے سرد کریں بوتل کا سب جو ہر اور فضلہ وزن کرکے ہموزن موم ملا کر بدستور آگ دیں پھر تیسری بار عمل کرکے کہ ہڑتال سفید

تہ نشین ہوجائے۔ پھر یہ جوہر ۳ ماشہ۔ برادہ آہن ۵ تولہ ملا کر عرق گھیگوار سے کھرل کر کے اوہ بوتہ میں بند کر کے ۵ مار اوپلہ کی آگ دیں۔ پھر کھرل کر کے آگ دیں۔ تیسری دفعہ کے بعد ایک بوتہ میں گداز کریں نقرہ خالص ہوگی کہ اوس کی خوبی دیکھنے کے قابل ہے۔

دیگر

ایک پتر نقرہ کو ۱۰ تولہ لگدی دودھی کلاں میں رکھکر آگ دیں چیپک ہوگا۔ اس کے ہمراہ سیماب عقد کر کے قرص بنا دیں ایک ایک تولہ اور درمیان سفوف کنجد ۲ تولہ کے رکھکر ۱ مار آگ دیں نشست ہوجائے گی پھر ہمراہ نقرہ باقاعدہ چرخ دیں نقرہ خالص ہوگی۔

نسخہ نشست کامل

قند سیاہ ۲ تولہ۔ نوشادر ۲ تولہ۔ رائی ۲ تولہ۔ تینوں اجزا کو اس قدر باریک کریں کہ دو پیالے مناسب بقدر ضرورت بنا دیں۔ پھر ایک پیالہ میں روغن بیدانجیر ۵ تولہ۔ روغن حنظل ۵ تولہ ڈالکر وہ عقد سیماب جو ۲ تولہ تک ہو رکھیں اور دوسرے پیالہ مصنوعی ادویہ سے بند کر کے لب ملا دیں اور دو پیالہ گلی میں وہ گولا رکھکر گلحکمت کریں اور ۳ مار پاچک کی آگ دیں۔ سیماب پورا باوزن نشست شدہ برآمد ہوگا۔

قاعدہ چرخ دینے سیماب کا

جب سیماب منعقد نشست سے پورا نکل آوے تو اوس کی نقرہ میں پھونک بن ہوتا ہے کہ ضرب سے پھٹتا ہے۔ اس علت کے دور کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ ۶ ماشہ نقرہ خالص ایک کٹھالی گلا دیں اور سیماب نشست شدہ سے چھ ماشہ ڈالیں کہ چکر کھا جائے پھر ایک تولہ ڈالیں پھر ۲ تولہ۔ غرض اسی طرح سب ختم کریں۔ نہایت نرم اور چمکدار نقرہ ہوگی۔ اور سیماب ہرگز کم نہ ہوگا!

مغربی اکسیر اعظم قمری یعنی اکسیر در اکسیر

قرص نقرہ ۲ تولہ تیار کر کے چیپلاسول ۱۲ تولہ۔ فلفل دراز ۱۲ تولہ۔ ملا کر کوٹیں۔ ایک اوپلہ جنگلی کے درمیان بقدر گڑھا کر کے ایک تولہ سفوف مذکور ڈالیں اوپر وہ قرص نقرہ رکھیں

پھر سفوف ڈالکر ایک پاچک رکھیں۔ بعد ایک سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ اسی طرح ۱۲ آگ دیں نقرہ چیسک ہوگی۔ پھر پیکر سیماب تولہ تولہ ہمراہ عرق لیموں یا کودر بوٹی کے کھرل کریں کہ ہم ۲ تولہ سیماب منعقد ہو۔ پھر ایک قرص بنالیں اور عرق لیموں میں ڈالیں کہ سخت ہوجائے۔ پھر پوست ہلیلہ کلاں ۱۰ ماشہ پوسٹ بہیڑہ ۱۰ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ ۱۰ ماشہ لیکر خوب باریک مثل آرد کریں پھر سفوف ۱۰ تولہ لیکر بذریعہ عرق گھیگوار یا لیموں کے گوندھیں اور دو ٹکیہ بناکر درمیان میں قرص سیماب رکھیں اور مینگنیاں بزکی دھونی پر توا گلی رکھکر پکادیں اور الٹاسیدھا کرتی رہیں۔ جب بالکل جلجائے پھر جدید قرص دوا کی بناکر بدستور توے پر رکھیں۔ اسی طرح سومرتبہ پکادیں۔ سیماب قایم ہوگا۔ پھر بھی باریک کرکے جدا رکھیں۔ نمک ۱۰ ماشہ لیں۔ شورہ ۱۰ ماشہ۔ سنکھیہ سفید ۱۰ ماشہ۔ جدا جدا پیسیں۔ پھر تا بگلی پر اول نصف بچھی پھر نصف نمک پھر نصف شورہ پھر نصف سنکھیہ رکھیں۔ اوپر وہ قرص سیماب رکھکر پھر سنکھیا پھر شورہ پھر نمک پھر بھی باقی رکھیں اور اوپر ریگ ڈال کر چولہے پر رکھیں اور ۲۴ پہر تیز آگ جلاویں سرد ہونے پر کھولیں قرص سیماب کشتہ ہوگا۔ بحفاظت رکھیں قلعی گلاکر ایک چاول یہ کشتہ طرح کریں قلعی کشتہ ہوگی۔ پھر اس اکسیر سے دو ماشہ قلعی گلاکر طرح کریں نقرہ خالص ہوگی۔ مگر ہمیشہ قلعی گداز ہونے کے بعد کچھ دیر آگ پر رہنے دیں پھر دوا ڈالیں۔

دیگر

ہڑتال تولہ۔ سم الفار تولہ۔ سیماب تولہ۔ لیکر پوست کیلہ کی پھلی پختہ ایک عدد ست ۳ گھنٹہ کھرل کرکے قرص بنادیں۔ دوسرے روز ایک ہانڈی گلی میں وہ قرص رکھکر کٹورے کانسی کے اوپر الٹ دیں اور ریگ سے پر کریں مگر اول کنارہ کٹوری پر نمک اور چونہ سے بند کریں۔ پھر چولہے پر رکھکر خفیف آگ سہ پہر جلادیں اور چولہے پر چھوڑدیں کہ سرد ہوجاوے۔ بعدہ ریگ نکال کر کٹوری سے جوہر اوتاریں اور ایک شیشے میں رکھیں بعدہ ایک تولہ قلعی گداز کرکے ایک دورتی وہ جوہر ڈالیں۔ اگر پانی جذب ہوا وہی حساب سے زیادہ قلعی پر ڈالیں نقرہ ہوگی۔

دیگر

جوہر نوشادر کا تیار کریں اور رکھیں اور ہڑتال و سنکھیہ ہموزن دونوں ۱۰ تولہ لیکر جوھر اوڑا دیں اور رکھیں۔ پھر کشتہ نقرہ تولہ سے سیماب مصفی ۴ تولہ کو منعقد کریں پھر جوہر نوشادر ۲ تولہ جوہر ہڑتال و سنکھیہ ۴ تولہ مل کر عرق لیموں سے سحق کرکے قرص بنا دیں اور دو پیالہ چینی میں بند کرکے ایک ہانڈی میں درمیان ریت کے رکھکر شب بھر کوئلہ کی آگ پر رکھیں۔ صبح کو کھول کر عرق لیموں سے ۴ پہر کھرل کریں اور شب کو بدستور ریت میں آگ پر رکھیں، ۷ عمل کے بعد ایک تولہ مس یا ایک تولہ قلعی پر ایک رتی طرح کرکے دیکھیں۔ اگر خالص نقرہ ہو جائے بہتر ہے ورنہ بدستور آگ دیں کہ اکسیر کامل ہو جاوے۔

دیگر

رسکپور۔ سنکھیہ۔ دال چکنا۔ سیماب۔ ہڑتال تولہ تولہ۔ نوشادر ۳ ماشہ۔ برادہ نقرہ ۶ ماشہ اول سیماب و برادہ نقرہ۔ آب ترپھلہ ۱۰ تولہ میں خفیف آگ پر پکا دیں پھر دھو دیں آب شیریں سے کہ سیماب بستہ ہو جاوے۔ پھر سب کو آب برگ بیر ترش میں کھرل کریں اور قرص بنا کر خشک کریں اور ایک ڈبیا نقرہ میں بند کرکے مضبوط گلحکمت کرکے خشک کریں اور گرم راکھ میں دبا دیں۔ بعد سرد ہونے کے بلا کھولے آگ ۱۰ مار دیں۔ پھر آگ ۱ مار دیں۔ پھر آگ ۲ مار دیں پھر کھول کر دیکھیں اگر ڈبیا معہ دوا کے کشتہ ہو تو سب ایک جگہ پیسکر مس ایک تولہ پر ۲ رتی طرح کریں اور اگر ڈبیا ثابت رہے تو دوسری دفعہ کام میں لا دیں اور وہ دوا کام میں لاویں۔ اور اگر دوا پوری قائم ہو تو بدستور کسی ترشی سے کھرل کرکے بدستور اُسے ڈبیا میں بند کرکے پھر سیر سیر دو دو سیر کی چند آگ دیں اکسیر کامل ہو گی۔

دیگر

سہاگہ ہموزن نوشادر ہموزن خوب باریک کرکے رکھیں اور سنکھیہ سفید کی ڈلی لیکر ۲ تولہ سفوف کے درمیان سکوروں میں بند کرکے خفیف آگ میں رکھیں کہ سفوف ختم ہو۔ اسیطرح جدید سفوف ۲ تولہ میں ۴۰ دفعہ پکا دیں سنکھیہ سنڈ ہو گا پھر جوکھار ۴ تولہ۔ نونگ ۱۰ تولہ جدا جدا پیسکر ایک ۲ بگی پر اول نصف سفوف نونگ

پھر نصف جواکھار رکھکر اوپر سنکھیہ رکھیں۔ پھر باقی جواکھار اور لونگ رکھکر ہانڈی اوپر رکھکر گل حکمت
کرکے نیچے توسے کی آگ جلادیں۔ جب تک دھواں لونگ کا نکلے آگ پر رکھیں۔ بعد سرد ہونے کے
کھولیں سنکھیہ شگفتہ ہوگا۔ ایک سیر قلعی پر ایک ماشہ طرح کریں۔

دیگر

قلعی لیکر کوئلہ کی آگ پر گلادیں اور کچھ عرصہ آگ پر رہنے دیں۔ پھر بموزن عرق کیکٹی سفید
گل ڈالیں عرق جذب ہوکر نقرہ ہوگی مگر عرق کھلی حالت میں نہ ڈالیں بلکہ ایک سرپوش گلی جس میں
سوراخ ہو ڈھکر سوراخ کے راستہ سے عرق ڈالیں نقرہ ہوگی مجرب ہے۔

دیگر

قلعی کو گداز کرکے عرق کینر سفید گل میں ۱۲۱ بجھاؤ دیں۔ جب تک گداز ہو گداز کریں۔ جب
سختی آجائے تو بوتہ میں گلا کر سرپوش کے سوراخ سے عرق میں ڈالیں نقرہ ہوگی۔

دیگر

چونہ بگنی امار بے بجھا ہوا اور نوشادر۔ مار ملا کر خوب سحق کریں اوس کے درمیان پتر قلعی۔ مار
رکھکر منہ ظرف کا بند کریں اور دس پندرہ سیر کنڈہ کی آگ کسی گڑھے میں دیں۔ بعد سرد ہونے کے
نکالیں تو قلعی چرخ کھا کر نیچے بیٹھ جائے گی۔ اوسکو پتر کرکے جو کترکے درمیاں بھنگ یا پوست
پیپل میں کشتہ کریں اور بحفاظت رکھیں اور چونہ و نوشادر کو پانی کا خفیف چھینٹا دیکر ہوا میں رکھیں۔
کہ دو چار روز میں سب نوشادر محلول ہوکر بطور روغن نکل آوے۔ پھر سم الفار سفید ۲۰ تولہ کو
ایک کڑاہی آہنی میں رکھکر کوئلہ کی خفیف آگ پر رکھیں اور اس محلول نوشادر کا چویہ دیں سنکھیہ
روغن ہوجاوے ایک شیشہ میں رکھیں۔ پھر جس قدر کشتہ قلعی ہو اُسکا نصف سیماب اور سیماب
کا نصف سکھیو رکھرل میں سحق کرکے روغن سنکھیہ سے دن بھر کھرل کریں اور رات کو بند کرکے
اور بوتہ ایک ہانڈی میں درمیاں ریگ کے بند کرکے بقدر ضرورت اوپلہ کی آگ میں دبا دیں۔
صبح کو نکال کر پھر بدستور روغن سنکھیہ سے دن بھر سحق کرکے رات کو آگ میں دبادیں۔ اسی طرح

۷ دفعہ عمل کریں پھر بغیر کھولے بوتہ اور ہانڈی کے اوپلہ کی آگ میں دباویں اور چند عمل اسطرح کریں کہ ہر دفعہ سرد کرکے آگ دیں ۷ دفعہ یہ عمل بھی ہو جائے تو کھول کر دوا کو آگ پر ڈال کر دیکھیں اگر کام دے بہتر ورنہ پھر روغن سنکھیہ سے ۱۲ پہر کھرل کرکے اور بند کرکے بدستور ریت میں بوتہ دبا کر آگ دیں۔ اگر بوتہ پر خشک بھنگ کا لیپ کر دیں تو بہتر ہے اور اگر بجائے ریت کے راکھ چوب پیپل ہو تو انسب ہے۔

دیگر

جست ۳ تولہ گلا کر سیماب ۳ تولہ سے عقد کریں۔ بعدہ ایک ظرف گلی مناسب میں چونہ ۲۰ تولہ کو پانی میں بھگو کر رکھیں۔ اوپر سہاگہ ۹ ماشہ۔ پھر نوشادر ۹ ماشہ۔ پھر ہڑتال ۹ ۳ تولہ رکھکر پھر اوپر دہ قرص رکھکر پھر ہڑتال ۳ تولہ۔ پھر نوشادر ۹ ماشہ۔ پھر سہاگہ ۹ ماشہ رکھکر اوپر چونہ ۲۰ تولہ پانی میں بھگو کر اوپر رکھکر دوسرے پیالہ سے بند کرکے دو دفعہ گلحکمت کرکے آگ ۱۰ ۱۱ دیں۔ بعد سرد ہونے کے کھولیں تو وہ قرص جست مع سیماب کشتہ برآمد ہوگا۔ ایک تولہ مس گلا کر ایک رتی یہ کشتہ طرح کریں خالص نقرہ ہوگی۔

دیگر

عرق فریہ بوٹی کا جسکا برگ مثل برگ مرچ کے ہوتا ہے اور مزہ مثل لکڑی کے نمناک زمین میں بہ کثرت ہوتی ہے۔ بقدر ایک ہاتھ کے درخت ہوتا ہے۔ لے کر فی تولہ قلعی پر ۲ تولہ عرق بحالت گداز ڈالیں نقرہ ہوگی۔

دیگر

سنکھیہ سفید ۴ تولہ کا جوہر لیں اور دال چکنا ۴ تولہ در سکپور ۴ تولہ کو مرکب کرکے جدا جوہر لیں پھر قلعی ۲ تولہ کو سیماب ۲ تولہ سے عقد کرکے اول ہمراہ جوہر سنکھیہ عرق لیموں سے کھرل کریں جب بخوبی حل ہو جاوے تو قرص بنا کر خشک کریں اور دو سکوروں میں بند کرکے گرم راکھ میں دبا دیں۔ بعد سرد ہونے کے کھولکر پھر ہمراہ عرق لیموں کھرل کرکے اور قرص بنا کر خشک کریں اور

بدستور گرم راکھ میں دبادیں اسیطرح ۵ عمل کریں بعدہ دوسرا جوہر مرکب لیکر قرص کے ہمراہ عرق لیموں سے کھرل کرکے اور قرص بناکر خشک کرکے بند کریں اور گرم راکھ میں دبادیں۔ یہ عمل بھی پندرہ دفعہ کریں۔ بعدہ چند آگ آدھا آدھا سیر کی بلا کھولے دیں مگر ہر دفعہ سرد کریں پھر مس ۳۰ گداز کرکے ایک رتی طرح کریں۔ اگر کچھ فعل میں کمی ہو تو پھر کھرل عرق لیموں سے کرکے بدستور آگ نصف سیر کی دیں اور ایسے چند عمل کریں اکسیر کامل ہوگی۔ قوت باہ کیواسطے یہ اکسیر عجیب الفعل ہے

دیگر

عرق نیب میں خواہ تمہ پانی کا چھینٹا دیکر نکالا ہو۔ بقدر مناسب قلعی لیکر ۱۰ بجھاؤ دیں نقرہ ہوگی اگر مستی نیب کی دستیاب ہو جو خود بخود پرانی نیب سے ٹپکتی ہے اوسمیں قلعی ٹکڑہ کرکے دو تین یوم تر رکھیں۔ پھر نکال کر چرخ دیں نقرہ ہوگی۔

دیگر

قلعی گداز کرکے شیر تدبارہ تھوہڑ میں ۲۱ بجھاؤ دیں نقرہ ہوگی۔

اکسیر ابرق معہ سیماب

ابرق کے ٹکڑہ کو بول انسان میں ۲۰ یوم تر کرکے رکھیں۔ پھر حل کرکے ہمراہ نوشادر چرخ دیں اور اوپر ایک پیالہ سوراخدار رکھکر ہموزن سیماب داخل کریں کہ شامل ہوکر بھیک ہوجاوے ۱۰ تولہ مس پر ایک تولہ طرح ہوکر نقرہ کریگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عرق گگروندہ سے حل کرکے بدستور مندرجہ بالا بحالت گداز سیماب ہموزن ملاکر کام میں لادیں۔

اکسیر مغربی مجرب المجرب

تخم الفار ۲ تولہ۔ رسکپور ۲ تولہ۔ دال چکنا تولہ۔ ہرسہ اجزا کو باریک کرکے عرق بندال یا شبنم نخود کے سرکہ سے یا عرق کٹنلی یا عرق لیموں یا عرق انار ترش سے دوپہر کھرل کرکے قرص بنادیں اور خشک کرکے دو پیالہ گلان میں خفیف آگ پر جوہر اوڑادیں پھر سرد کرکے کھولیں اور جوہر اور قرص کو وزن کریں۔ کمی کو ہرسہ اجزا سے موافق وزن اجزا کے پورا کریں اور بدستور کھرل اُسی عرق میں کرکے

قرص بناکر جوہر لیں اور ہر دفعہ وزن کو پورا کرکے بدستور عمل کریں ہر دفعہ عمل ہونے پر تہ نشین ہوگی پھر چار پہر کھرل کرکے قرص بناکر اور مناسب بوتہ میں بند کرکے ایک سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ بغیر کھولے ۲ سیر کی آگ اسی طرح ڈبل کرتے ہوئے ۳۲ سیر کی آگ دیں۔ اسپر بھی پورا عمل نہ کرے تو پھر کھرل کرکے ۶۴ سیر کی آگ دیں۔ پھر ایک رتی مس پر ۲ تولہ طرح کریں۔

نوٹ:۔ یہ نسخہ اطمینان اور استقلال سے بہ آہستگی پورا کرنا چاہئے۔ ہرگز ناکامی نہ ہوگی اور اگر عرق پیاز جنگلی کا یا دودھی بیلدار کا جس کو مینڈھا سینگی کہتے ہیں لیکر عمل کیا جاوے اور برادہ نقرہ تولہ بھی شامل کرلیا جاوے تو بہتر اور انسب ہے۔ خواہ نقرہ کا کشتہ ہو۔

دیگر

کشتہ نقرہ تولہ۔ سیماب ۴ تولہ سے عقد کریں اور سفوف ہڑتال تولہ۔ سنکھیا تولہ۔ سکہ سپید تولہ۔ دال چکنا تولہ۔ نوشادر تولہ۔ باریک کرکے اور قرص کے زیر و بالا دیکر مضبوط بند کریں اور اس بوتہ کو ایک سیر ریت کے درمیان کسی ظرف گلی مناسب میں رکھکر اسقدر کوئلہ کی آگ میں دبادیں کہ وہ ظرف چھپ جاوے۔ بعد سرد ہونے کے مکرر بلا کھولے کوئلہ کی آگ میں بدستور دبادیں ۲ دفعہ آگ دیکر کھولیں۔ اگر سفوف ختم ہوگیا ہو یا کسقدر موجود ہو تو پھر بوزن سابق پورا کرکے بدستور قرص بند کرکے اور ریت میں دباکر بدستور کوئلہ کی آگ دیں۔ پھر سب دوا یا صرف قرص سیماب و نقرہ کو دیکھیں کہ قائم ہوا یا نہیں۔ اگر قائم ہوا ہو تو مس پر طرح کریں ورنہ تیسری دفعہ پھر بدستور سفوف کا وزن پورا کرکے آگ دیں کہ اکسیر بنجاوے۔

دیگر

ایک بوٹی رودنتی ہوتی ہے جسکو بمبئی کے علاقہ میں بھون کہتے ہیں۔ ابتداء موسم ربیع میں پیدا ہوتی ہے اور خربزہ کے وقت تک رہتی ہے اسکا جھاڑ چنے کا سا ہوتا ہے مگر تہ اولٹا پھول زرد یا سرخ۔ اگر سنکھیہ سفید آگ پر کسی ظرف میں رکھکر اوپر اسکا عرق بطور چویہ ٹپکایا جائے تو سنکھیہ کھیل ہوجائے گا۔ اس میں سے ۴ ماشہ ایک سیر قلعی کو گلا کر ڈالیں تو نقرہ خالص ہوجاتی ہے

اور اگر قلعی گلا کر اوس پر اس بوٹی کے جڑ و پتوں کا عرق ڈالیں تو بھی چاندی ہو جاتی ہے۔

دیگر

ایک بوٹی اگی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ریتیلی زمین میں پیدا ہوتی ہے اوس کے پتے مدار کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اُس بوٹی کا سیدھا جھاڑ قریب دو بالشت کے یا کچھ کم زمین سے اونچا ہوتا ہے اور پتی اوس کی نزدیک نزدیک ہوتی ہیں مگر ایک پتہ دوسرے پتہ کے محاذ میں نہیں ہوتا۔ اور اگر توڑو تو دودھ نہیں نکلتا۔ اس درخت کو جڑ سے کھود و اور سایہ میں خشک کر کے سفوف بنا لو۔ پھر ایک تولہ قلعی گلا کر ایک ماشہ یہ سفوف ڈالو۔ انشاء اللہ خالص چاندی ہو گی۔

دیگر

عرق سفید کٹیلی ۱۰ تولہ لیکر ۶ ماشہ نوشادر ملا کر قلعی ۱۰ ماشہ پر ڈالیں نقرہ ہو گی

نسخہ معتبر

ایک خارپشت یعنی کچھوا کلاں لیکر زندہ کے منہ میں سیماب ۵ تولہ ڈالیں اور منہ سیکر مضبوط گلحکمت کر کے ایک گز چوڑا اور ایک گز گہرا گڑھا کھود کر جنگلی اوپلہ کی آگ دیں مگر بوتہ اس طرح درمیان میں رکھیں کہ پشت کچھوے کے نیچے کی طرف رہے۔ بعد سرد ہونے کے نکالیں اور نیچے کی طرف رہے بعد سرد ہونے کے نکالیں۔ اور نیچے کی طرف کشتہ ہو گا نکال کر بحفاظت رکھیں اور قلعی ۴۰ تولہ پر کشتہ ایک ماشہ بحالت گداز طرح کریں۔ ہاتھی کی سی آواز ہو گی اور سب بیٹھ جائیگی آگ جنگلی اوپلہ کے سوا دوسرے کی نہو اور گلحکمت آرد ماش اور موٹے پارچہ سے کی جاوے مٹی کی نہو۔ (ایک نسخہ)

یہ بوٹیاں اکسیر میں کار آمد اور سہل الحصول ہیں

گھنگوار۔ پھلو۔ برگ آگ۔ ستیاناسی۔ بنولی خام۔ مغز دور کر کے عرق نکالیں۔ شاہ تلسی۔ دھتورہ سیاہ۔ مہندی۔ سرکہ۔ نیشکر۔ سرکہ جامن۔ سرکہ شبنم نخود۔ گگرونده۔ بندال۔ کڑوی ترئی کریلہ۔ جل دھنیا۔ جل نیب۔ تنہا کو سبز۔ تربوز۔ شیر زقوم۔ شیر آکھ جنظل۔ دودھی کلاں۔ برگ ارنڈی۔

مرکب نسخہ

کھاری ۴۰ تولہ۔ نوشادر ۵ تولہ۔ چونہ ۵ تولہ۔ کو آب شیریں میں تر کرکے دو تین روز حرکت دیتے رہیں پھر مقطر سیکر اس تیزاب سے ۱۰ تولہ علیحدہ محفوظ رکھیں باقی میں شورہ ۵ تولہ ملا کر آگ پر خشک کرکے نمک بنا دیں۔ اس نمک میں سے ۵ تولہ لیں اور سم الفار سفید ۵ تولہ اور سیماب مصفیٰ باریک کرکے سب کو ملا کر تیزاب موجودہ آگ پر رکھکر جب پھٹ جائے پھر مقطر کرکے اوس صاف تیزاب سے تھوڑا تھوڑا ڈالکر کھرل کریں بعدہٗ عرق لیموں سے کھرل کریں کہ کھرل سے جدا ہو جائے۔ پھر پیالہ گلی میں مضبوط بند کرکے اوپلہ امار کی آگ دیں اور ایسے ۱۶ آگ بلا کھولے دیں پھر کھول کر مس ایک تولہ۔ نقرہ ۳ ماشہ۔ دوا تیار شدہ ۳ ماشہ ملا کر بذریعہ سہاگہ گلا دیں اور بوزن نقرہ حملان کریں اگر بخوبی صاف نقرہ ہو جائے تو بہتر ورنہ پھر بدستور عرق لیموں سے کھرل کرکے بند کرکے چند آگ امار کی دیں کہ دوا پورا فعل کرے۔

دیگر

جو مس قمری لاظل ہو جائے وہ خود نقرہ سے حملان ہوگا۔

دیگر

ہرتال تولہ۔ سیماب تولہ۔ عرق لیموں ۷ عدد سے کھرل کرکے قرص بنا کر آرد گندم میں لفوف کرکے خفیف آگ میں تشویہ دیں کہ آرد سرخ ہو جائے بالکل سوخت نہو۔ ۷ عمل کے بعد مس پر طرح کر دیکھیں کہ مس قابل حملان ہو جائے۔

دیگر

سم الفار سفید کی ڈلی ایک چھوٹی پیالے تامچینی میں ہمراہ چربی گاؤ ۲ تولہ کوئلہ کی آگ پر پکا دیں کہ سنکھیا گل جائے اور چربی خشک ہو جائے اوسکو نکال کر ہمراہ سیماب دو تولہ عرق دھتورہ سیاہ سے کھرل کریں بعدہٗ آگ پر تھوڑا تھوڑا عرق دھتورہ سیاہ ڈال کر پکا دیں کہ عرق مذکور ۱۵ تولہ صرف ہو۔ پھر چربی گائے میں ۲ تولہ ڈال کر کوئلہ کی آگ پر پکا دیں۔ دوسرا

پھر چربی کا بوٹی سے ٹپکا دیں - جب سب جل جائے ایک دوات میں بند کرکے خفیف آگ میں تشویہ دیں اور بلا کھولے کئی تشویہ دیں - پھر مس ۱۵ تولہ پر یہ دوا ایک ماشہ طرح کریں اور نقرہ ۵ تولہ ملا دیں

دیگر

سیماب تولہ - سم الفار تولہ کو ۱۵ لیموں کے عرق میں کھرل کرکے اور پیک کشتہ نقرہ ۱ تولہ ملا دیں پھر ۲۰ لیموں کا عرق ختم کریں اور قرص بنا کر ڈبی نقرہ بند کرکے مضبوط گل حکمت کریں - اور خشک کرکے ۱۰ سیر گرسی میں دبا کر آگ دیں - بعد سرد ہونے کے بلا کھولے ۱۰ سیر گرسی کی آگ دیں پھر بدستور ۲۰ سیر پاچک کی آگ بنا کر پھر ۱۰ سیر اوپلہ کی آگ پھر ۵ سیر کی آگ دیں بعد سرد ہونے کے کھولیں - ڈبیا معہ دوا پیس کر رکھیں اور مس تولہ پر ایک رتی یا زیادہ طرح کریں بقدر ضرورت نقرہ ملا دیں

دیگر

سیماب تولہ - سنکھیا تولہ - برادہ نقرہ تولہ - شیر تدبارہ ۳ تولہ سے کھرل کرکے قرص بنا دیں اور خشک کریں - اور تھوہڑ کی لکڑی کی راکھ ۲ سیر میں ایک ظرف گلی میں وہ قرص رکھیں کہ جگہ خالی نہ رہے - ۲ سیر اوپلہ کی آگ دیں زمین میں گڑھا کھود کر پھر مس پر طرح کریں - بجائے شیر تدبارہ شیر آگ دو چند کافی ہے

دیگر

سیماب ۲ تولہ - توتیا ۲ تولہ - نوشادر ۵ تولہ - سبکو باہم کھرل کرکے دو پیالہ چینی میں بند کرکے آگ پر تشویہ دیں - کچھ عرصہ پارہ جم کر کھیل ہو جائے گا - پس اسمیں سے ایک تولہ ۱۰ تولہ مس پر طرح کریں تو مس سفید ہو جائیگا - اوس میں نقرہ ۲ تولہ خالص ملا دیں -

دیگر

سیسہ ایک تولہ - مصری کوزہ ۲ تولہ باہم ملا کر اسقدر کھرل کریں کہ مثل میدہ ہو جاوے پھر مس کے پتر کرکے اور وہ سفوف زیر و بالا دیکر برتن میں بند کرکے آگ دیں - یہ عمل ۲ دفعہ کریں پتر سفید ہوں گے - بقدر ضرورت نقرہ ملا دیں -

تمت

تجلّی

مسلمانوں کو ترقی کی عملی تدابیر بتانے والا ماہانہ رسالہ

(مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہجہاں پوری کی ایڈیٹری میں)

ہر مہینے حسبِ ذیل مضامین شائع ہوتے ہیں

صفحہ (۱) عبد و معبود

صفحہ (۲) تفسیر قرآن مجید

صفحہ (۳) حقائق و معارف

صفحہ ۴ تا ۸۔ مذہب، اخلاق اور تصوف کے متعلق دلنشین مضامین

صفحہ (۹) سرورِ عالم کی معاشرت

صفحہ (۱۰) اولیاء اللہ کی معاشرت

صفحہ (۱۱ و ۱۲) احباب و اقرباء کے متعلق مضامین

صفحہ ۱۳ و ۱۴۔ میاں بیوی کے متعلق مضامین

صفحہ ۱۵ و ۱۶۔ تربیت اولاد کے متعلق خاص مضا

صفحہ ۱۷۔ ملازمت پیشہ کیونکر ترقی کر سکتے

صفحہ ۱۸۔ تجارت میں کیونکر کامیابی حاصل کی جا

صفحہ ۱۹۔ آمدنی بڑھانے کے وسائل۔

صفحہ ۲۰۔ ترقی کی صورتیں۔

صفحہ ۲۱ و ۲۲۔ خیالات و مشاہدات۔

صفحہ ۲۳ و ۲۴۔ ناظرین کو مشورے۔

صفحہ ۲۵ تا ۲۸۔ دلچسپ ادبی مضامین نظ

صفحہ ۲۹ تا ۳۲۔ مؤثر نتیجہ خیز افسانہ

بالکل ممکن ہے کہ اس رسالہ کا کوئی مضمون آپ کی زندگی میں خوشگوار انقلاب پیدا کر دے

ہفت رنگ خوشنما ٹائٹل پر روضۃ النبی کا فوٹو

قیمت سالانہ دو روپے (۲ر)

المشتہر

منیجر رسالہ تجلی دہلی



حکیم حاجی علی ضیاء احمد صابری

- فاضل طب والجراحت • رجسٹرڈ نیشنل کونسل فار طب حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مفرد اعضاء • سابقہ فزیشن قرشی ہیلتھ سروس لاہور

0301-6914588

الحمد دواخانہ

الحمد

386۔ فاطمہ جناح روڈ تلیانوالہ محلہ ساہیوال

www.facebook.com/AlHamdDwakhana